تذکرہ نعمانی میاں

مؤلف مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

پیشکش مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

تذکرہ
حضرت نعمانی میاں

مصنف

رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے،
ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا
رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب	:	تذکرہ حضرت نعمانی میاں
مؤلف	:	رکن شوری ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری
صفحات	:	73
اشاعتِ اول	:	اپریل 2026

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	#	عنوان	#
تذکرۂ نعمانی میاں	5	(4)مولانا حسنین رضا خان	30
نعمانی میاں کا خاندان	6	(5)مولانا سردار علی خان عزو میاں	31
حضرت محمد اعظم خان	7	(6)مولانا شمس الحسن شمس صدیقی	31
حضرت حافظ کاظم علی خان قادری	8	نعمانی میاں کی اسنادِ حدیث وفقہ	32
مفتی رضا علی خان نقشبندی	8	نعمانی میاں کی بیعت وخلافت	35
مفتی نقی علی خان قادری	10	نعمانی میاں کے سلاسلِ طریقت	36
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	12	شکل وصورت	37
حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان	13	دینی خدمات	38
نعمانی میاں کے ننھیال	16	علامہ خوشتر کا تعارف	38
نعمانی میاں کے بڑے بھائی	18	نعمانی میاں کی شادی خانہ آبادی	39
نعمانی میاں کی تعلیم وتربیت	21	اہلیہ نعمانی میاں کے ناناجان کا تعارف	40
والدِ محترم کی اطاعت اور خدمت	25	نعمانی میاں کی پاکستان ہجرت	43
تعلیم وفراغت	27	نعمانی میاں کی پاکستان میں مصروفیت	45
نعمانی میاں کے اساتذہ کا تعارف	28	نعمانی میاں اور اہلِ خانہ	48
(1)مفتی امجد علی اعظمی	28	نعمانی میاں کی وفات ومدفن	48
(2)مولانا رحم الٰہی منگلوری	29	اہلیہ نعمانی میاں کی استقامت	49
(3)مفتی تقدس علی خان	30	خاندانِ غوث بابا کا تعاون	50

www.dawateislami.net

نعمانی میاں کی اولاد	51	پیدائش و خاندان	62
نعمانی میاں کے بیٹے	51	تعلیم و تربیت اور تجارت و ہجرت	63
(1)حمید رضا خان یزدانی میاں	51	مکتبۃ المکتبہ کراچی کا آغاز	63
(2)محمد رضا خان رضوانی میاں	55	ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا	64
(3)حُمید رضا خان نورانی میاں	55	سلسلہ قادریہ تقدسیہ کی خلافت	65
نعمانی میاں کے داماد	56	وفات و تدفین	66
(1)انجینئر محمد صدیق مرحوم	56	(3)اہلیہ الحاج شفیع محمد قادری	67
(2)مختار علی خان مرحوم	56	(4)الحاج محمد شکیل قادری	67
(3)ملیح الدین احمد صدیقی	57	(5)محترم محمد حنیف رضوی	68
(4)سید محمد اختر شاہ مرحوم	57	پیدائش و خاندان	68
تعارفِ احاطۂ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی	58	تعلیم و تربیت اور تجارت و شادی	69
		دینی خدمات	69
(1)ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم	60	وفات و تدفین	70
(2)محسن خاندانِ حمادیہ حاجی شفیع محمد قادری	62	ماخذ و مراجع	71
		☆☆☆☆☆	

www.dawateislami.net

تذکرۂ نعمانی میاں

(حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ)

خاندانِ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ حضرت مولانا حماد رضا خان قادری رضوی نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے پوتے و مرید، حجۃ الاسلام علامہ مفتی حامد رضا خان کے صاحبزادے، عالمِ دین، مدرسِ منظرِ اسلام بریلی شریف، استاذ العلماء اور صاحب مجازِ سلسلۂ قادریہ رضویہ تھے۔ ان کی ولادت ابتدائے 1334ھ مطابق 1916ء کو بریلی شریف میں ہوئی اور 16 ذیقعدہ 1375ھ مطابق 26 جون 1956ء میں باعتبارِ سنِ ہجری 41 سال کی عمر میں منگل کے دن وصال فرمایا۔ تربت خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن کراچی میں ہے۔

آپ اپنے بڑے بھائی مفسرِ قرآن حضرت مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں سے نو سال چھوٹے تھے۔ [1] آپ کی تحنیک جدِّ محترم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے اپنے دستِ شفقت سے فرمائی اور محمد نام رکھا۔ آپ کا دوسرا نام حماد رضا اور لقب نعمانی میاں تجویز کیا گیا۔ آپ کی پیدائش کے دنوں میں بریلی میں طاعون کا مرض پھیلا ہوا تھا۔ آپ کی پیدائش اہلِ بریلی کے لئے نیک فال ثابت ہوئی اور چند مہینوں کے بعد اس مرض کا خاتمہ ہوگیا۔ نعمانی میاں بھی اس مرض سے متأثر ہوئے۔ چنانچہ آپ کے دادا جان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بیماری کا تذکرہ اپنے محبوب خلیفہ علامہ شاہ عبد السلام

[1] حیات مفسرِ اعظم، ص26

www.dawateislami.net

جبل پوری [1] کے نام ایک مکتوب میں یوں فرمایا: فقیر دعا گو ان دنوں مبتلائے افکار تھا اور ہے:حسبنا اللہ و نعم الوکیل، چیچک کی کثرت میں فقیر کا ایک نواسہ قدسی نام،ڈھائی برس کا،اسی میں جان بحق تسلیم ہوا اور دوسرے نواسہ کے بشدت نکلی، تیسرے پر اس کے پہلے سے بہت امراض کا زور تھا اور انہیں میں چیچک بھی نکلی اور بکثرت نکل چکے تھے کہ سب میں (جو) بڑا ہے (اسے) کم نکلی، چھوٹا نبیرہ (نعمانی میاں) بشدت اس (مرضِ چیچک) میں مبتلا ہوا۔ یہ سب (بچے) بحمد اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے شفایاب ہوئے،وَ للہ الحمد۔ فقیر احمد رضا قادری غفرلہ از بریلی، دوم ربیع الاول شریف 1334ھ۔ [2]

نعمانی میاں کا خاندان

حضرت نعمانی میاں کا خاندان اپنی صفات و خدمات کی وجہ سے نہ صرف پاک وہند بلکہ دنیائے اسلام میں معروف ہے۔ یہ خاندان افغانستان کے قندھاری بڑھیچ قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے ایک بہادر سپہ سالار محمد سعید اللہ خان مغلیہ دور میں افغانستان سے لاہور آئے، ان کی خدمات کی وجہ سے انہیں لاہور کا شیش محل بطور جاگیر دیا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد شاہِ دہلی نے انہیں اپنے ہاں بُلا کر شجاعتِ جنگ کا لقب دیا، شش ہزاری عہدے پر فائز کیا اور ریاست رام پور کے کئی گاؤں بطورِ جاگیر دیئے۔ شجاعتِ جنگ محمد

---

[1] عید الاسلام، حضرت مولانا مفتی حافظ عبد السلام رضوی جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1283ھ میں جبل پور، ایم پی، ہند میں ہوئی، تعلیم والدِ گرامی سے حاصل کی، اعلیٰ حضرت کے مرید و خلیفہ ہیں، جبل پور میں دارُ الافتاء عید الاسلام قائم کیا۔ 14 جمادی الاولیٰ 1371ھ کو جبل پور میں وصال فرمایا، مزار شریف مشہور ہے۔ (برہانِ ملت کی حیات وخدمات، ص28-37)

[2] مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی، ص 41، 42 اختصاراً

www.dawateislami.net

سعید اللہ خان کے صاحبزادے محمد سعادت یار خان تھے۔ شاہِ دہلی نے انہیں دربارِ دہلی کا وزیر مالیات بنایا۔ انہوں نے دہلی میں بازارِ سعادت گنج اور نہرِ سعادت خان بنوائی۔ انہیں ایک مہم کے لئے بریلی[1] روہیل کھنڈ کی جانب بھیجا گیا، فتح یابی پر انہیں بریلی کا صوبہ دار بنانے کے لئے فرمانِ شاہی جاری ہوا مگر یہ فرمان پہنچنے سے پہلے ہی وفات پاگئے۔[2]

حضرت محمد اعظم خان

فاتحِ بریلی محمد سعادت یار خان کے بیٹے محمد اعظم خان منصبِ وزارت وغیرہ عہدوں پر فائز رہنے کے بعد تارک الدنیا ہو کر بریلی میں مقیم ہوئے۔ یہ باکرامت ولی اللہ تھے۔ ایک کرامت ذکر کی جاتی ہے: ایک مرتبہ سردی کے موسم میں ان کے بیٹے حافظ کاظم علی خان ملنے آئے، کیا دیکھا کہ والدِ گرامی معمولی کپڑے زیبِ تن کئے آگ تاپ رہے ہیں، انہوں نے اپنی قیمتی اونی شال ان کو اوڑھادی، انہوں نے بے نیازی سے اس شال کو آگ میں ڈال دیا، ان کے دل میں آیا کہ ابا جان نے یہ درست نہیں کیا، خود استعمال نہیں کرنی تھی تو کسی اور کو دے دیتے، اسے فائدہ ہو جاتا۔ انہوں نے ان کے دل کی بات جان لی اور مسکراتے ہوئے اس اونی چادر کو آگ سے باہر نکال لیا، اس پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا بلکہ وہ صاف وشفاف ہو چکی تھی۔ انہوں نے بریلی میں وفات پائی اور انہیں جس مقام پر دفن کیا

---

❶ بریلی (Bareilly) بھارت کے صوبے اتر پردیش میں واقع ہے۔ دریائے گنگا کے کنارے یہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ دریا کی خوشگوار فضا نے اس کے حسن میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ووفات یہیں ہوئی، اس لئے یہ شہر آپ کی نسبت سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔

❷ حیات اعلیٰ حضرت، ص2 مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی

www.dawateislami.net

گیا، اس کے ساتھ لوگوں نے اپنے فوت شدگان کو دفن کرنا شروع کر دیا، یوں یہ قبرستان قرار پایا جو محلہ معماران میں ہے، اسے شاہزادہ کا تکیہ کہا جاتا ہے۔[1]

حضرت حافظ کاظم علی خان قادری

حضرت محمد اعظم خان کے بیٹے حضرت حافظ کاظم علی خان تھے، جو بدایون کے تحصیل دار (سٹی مجسٹریٹ) اور آٹھ گاؤں کی جاگیر رکھتے تھے۔ دو سو سواروں پر مشتمل فوج ان کی خدمت میں رہتی تھی۔ جب مغلیہ سلطنت میں تعطل آیا تو یہ اودھ آگئے، ریاست اودھ میں خدمات سر انجام دیں، دربارِ اودھ سے انہیں جاگیر دی گئی۔ یہ حافظِ قرآن اور حضرت علامہ نور الحق فرنگی محلی[2] سے سلسلۂ قادریہ رزاقیہ میں مرید تھے۔ یہ ہر سال بارہ ربیع الاول کو محفلِ میلاد منعقد کیا کرتے تھے، جو خانوادۂ رضویہ میں اب تک جاری ہے۔[3]

مفتی رضا علی خان نقشبندی

حافظ کاظم علی خان قادری کے صاحبزادے امام العلماء حضرت مولانا مفتی رضا علی خان تھے۔ یہ خاندان کے وہ پہلے فرد ہیں جنہیں عالمِ دین اور مفتیِ اسلام بننے کا شرف حاصل

---

❶ حیات اعلیٰ حضرت، ص2، 3

❷ علامہ محمد نور الحق فرنگی محلی نے بحر العلوم علامہ عبد العلی فرنگی محلی اور والدِ محترم علامہ انوار الحق سے علم حاصل کیا۔ آپ تبحر عالم دین، استاذ العلماء، منکسر المزاج، پیکرِ حسنِ اخلاق، محشی کتبِ درسِ نظامیہ، سلسلہ قادریہ رزاقیہ کے شیخ طریقت اور باکرامت ولی اللہ تھے۔ ہزاروں شاگردوں میں علامہ سید شاہ آلِ رسول مارہروی، علامہ فضلِ رسول بدایونی اور علامہ فضلِ رحمن گنج مراد آبادی بھی شامل ہیں۔ آپ نے 22 ربیع الاول 1248ھ کو وصال فرمایا۔ (ممتاز علمائے فرنگی محل، ص111 تا 115)

❸ تجلیات تاج الشریعہ، ص83، 84

www.dawateislami.net

ہوا۔ ان کی پیدائش 1224ھ میں ہوئی۔ یہ 23 سال کی عمر میں علامہ قاضی خلیل الرحمن خان رامپوری ٹونکی [1] سے علومِ درسِ نظامیہ پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے۔ یہ بطورِ مفتیِ اسلام اور واعظِ خوش بیاں مشہور تھے۔ انہوں نے 1246ھ میں مرکزی دار الافتاء بریلی شریف کی بنیاد رکھی جو اب بھی قائم ہے اور اس خاندان کا طرۂ امتیاز ہے۔ انہوں نے فنِ شاعری علامہ مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی [2] سے حاصل کیا اور اعلیٰ پایہ کے نعت گو شاعر بنے۔ انہوں نے

❶ عالمِ اجل علامہ قاضی خلیل الرحمن خان رامپوری ٹونکی کی ولادت ملا عرفان سواتی رامپوری کے ہاں محلہ گوئیا تالاب رامپور یوپی ہند میں ہوئی۔ آپ نے مولانا غلام جیلانی رفعت اور مفتی شرف الدین رامپوری سے علوم و فنون میں دسترس حاصل کی۔ آپ تمام علومِ متداولہ بالخصوص علومِ ادب و اصول اور ریاضی میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے۔ ریاست ٹونک کے قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے، پھر ریاستِ جاورہ میں اقامت اختیار کی اور یہیں وصال فرمایا۔ آپ نے کئی عربی کتب کے حواشی لکھے۔ دس حواشی و تصانیف میں الدائر شرح علی منار الاصول اور رسم الخیرات فی اثبات الرسوم من الفاتحۃ زیادہ اہم ہیں۔ تاریخ ولادت اور وفات معلوم نہ ہو سکی۔
(تذکرہ کاملانِ رامپور، ص122، 123...فقہائے ہند، 3/155)

❷ مجاہدِ جنگِ آزادی، صدر الصدور حضرت علامہ مفتی صدر الدین آزردہ حنفی دہلوی اہلِ سنت کے جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام، استاذ العلماء، عربی، اردو اور فارسی کے نامور شاعر تھے۔ ان کی پیدائش 1204ھ مطابق 1790ء کو دہلی میں ہوئی۔ سراج الہند علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور علامہ فضلِ امام خیر آبادی سے علم حاصل کیا۔ دہلی میں صدر الصدور اور مفتیِ دہلی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ کافی عرصہ مدرسہ دار البقاء دہلی میں تدریس فرمائی۔ دہلی میں مرجعِ خاص و عام تھے۔ جنگِ آزادی 1857ء میں فتاویٰ جہاد دے کر عملاً شریک ہوئے جس کی وجہ سے جائیداد ضبط ہوگئی۔ ان کا وصال 24 ربیع الاول 1285ھ مطابق 1868ء کو دہلی میں ہوا۔ بلا شبہ یہ تیرہویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالمِ دین اور حنفی فقیہ تھے۔ (تذکرۂ علمائے ہند، ص224، رقم: 253)

www.dawateislami.net

1857ء کی جنگِ آزادی میں عملی طور پر حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے جدِّ امجد محمد سعید اللہ خان کی رام پور والی جاگیر ضبط ہوئی۔[1] اسے تحصیل ملک پور ضلع رامپور میں شامل کر دیا گیا۔ مفتی رضا علی خان نے علامہ فضل رحمن گنج مراد آبادی[2] سے سلسلۂ نقشبندیہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اہلِ شہر ان سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور مادر زاد ولی کہا کرتے تھے۔ ان کا وصال 2 جمادی الاولیٰ 1286ھ مطابق 10 اگست 1869 کو ہوا۔ مزار سٹی قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف، یوپی ہند میں ہے۔[3]

مفتی نقی علی خان قادری

حضرت مولانا مفتی رضا علی خان کے بیٹے رئیس المتکلمین مولانا مفتی نقی علی خان ہیں، جن کی پیدائش جمادی الاخریٰ یا رجب 1246ھ کو محلہ ذخیرہ بریلی شریف میں ہوئی۔ والدِ گرامی مفتی رضا علی خان سے علم حاصل کیا۔ یہ جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور 43 سے زائد علوم میں ماہر تھے۔[4] انہوں نے والد صاحب کے قائم کردہ مسندِ افتاء کی ذمہ داری سنبھالی، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں بھی مصروف رہے۔ ان کی تصانیف کی

---

❶ سیرت اعلیٰ حضرت از علامہ حسنین رضا، ص36

❷ عارفِ کامل حضرت مولانا فضلِ رحمٰن صدیقی گنج مراد آبادی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1208ھ سندیلہ (ضلع ہردوئی، یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 22 ربیع الاوّل 1313ھ کو فرمایا۔ مزارِ مبارک گنج مراد آباد (ضلع اناؤ، یوپی ہند) میں ہے۔ آپ عالم باعمل، استاذ و شیخ العلماء والمشائخ، اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ (تذکرۂ محدث سورتی، ص53-57... تجلیاتِ تاج الشریعہ، ص86)

❸ معارف رئیس الاتقیاء، ص17، 18

❹ معارف رئیس الاتقیاء، ص18، 19

www.dawateislami.net

تعداد تقریباً 40 ہے۔ ان کا شمار شہر کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ سات گاؤں کے زمین دار معافی دار مشہور تھے۔ ہر طرح کی آسانیاں میسر تھیں۔ احباب و خاندان والے انہیں سلطانِ عقل اور ان کی زوجہ کو وزیرِ عقل کہا کرتے تھے۔[1]

انہوں نے بیعت کا شرف خاتم الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی[2] سے حاصل کیا اور مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان مکی[3] سے اجازتِ حدیث بھی لی۔ انہوں نے 1872ء سے قبل محلہ گلاب نگر بریلی میں مدرسۂ اہلِ سنت قائم فرمایا۔ ان کا وصال 29 یا 30 ذیقعدہ 1297ھ مطابق 2 یا 3 نومبر 1880ء میں ہوا اور سٹی قبرستان بریلی میں والدِ گرامی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔[4]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: میرے زمانۂ ہوش میں دو بندۂ خدا تھے جن پر اصول

---

❶ معارف رئیس الاتقیاء، ص46

❷ خاتمُ الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارہَروی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل، صاحبِ وَرَع و تقویٰ اور سلسلۂ قادریہ، رضویہ کے 37ویں شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کی ولادت 1209ھ کو خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 18 ذوالحجہ 1296ھ کو وصال فرمایا۔ (تاریخ خاندان برکات، ص37 تا 46)

❸ شیخ الاسلام حضرت سیّد ابو العباس احمد بن زینی دحلان جیلانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام الحرمین، مفتیِ شافعیہ، شیخ الحدیث، استاذُ العلماء اور کئی کتب کے مصنف تھے۔ آپ کا گھر **بیتِ دحلان** علم دین اور معرفت کا مرکز تھا۔ السیرۃ النبویۃ و الآثار النبویۃ آپ کی 40 کتب میں سے ایک ہے۔ آپ کی ولادت 1232ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی اور وفات 4 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1304ھ کو مدینۂ منوّرہ میں فرمائی۔ جَنّۃُ البَقِیع میں دفن کئے گئے۔ (نفحۃ الرحمن فی بعض الشیخ السید احمد بن السید زینی دحلان، ص15 تا 51)

❹ معارف رئیس الاتقیاء، ص32، 33

www.dawateislami.net

وفروع اور عقائد وفقہ سب میں اعتمادِ کلی کی اجازت تھی:

اول اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد

دوم حضرت تاج الفحول محبّ رسول مولانا مولوی عبد القادر صاحب قادری بدایونی قدس سرہ الشریف۔ (1)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

مفتی نقی علی خان کے صاحبزادے اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت علامہ مفتی امام احمد رضا خان ہیں، جنہیں عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ آپ کی ولادت 10 شوال 1272ھ مطابق 14 جون 1856ء اور وصال 25 صفر 1340ھ مطابق 28 اکتوبر 1921ء کو ہوا۔ مزار خانقاہِ رضویہ محلہ سوداگران بریلی شریف میں منبعِ فیوض وبرکات ہے۔

آپ حافظِ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید و قدیم علوم کے ماہر، فقیہِ اسلام، محدثِ وقت، مصلحِ اُمت، نعت گو شاعر، مرید و خلیفہ خاتم الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی، سلسلۂ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت ولی اللہ، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجعِ علمائے عرب و عجم، استاذ الفقہاء و محدثین، شیخ الاسلام و المسلمین، مجتہد فی المسائل اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان مکی اور دیگر علمائے مکہ مکرمہ سے اجازتِ حدیث بھی لی۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33 جلدیں)، جد الممتار علی رد المحتار (7 جلدیں) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (2)

(1) معارف رئیس الاتقیاء، ص 38، 39

(2) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 11... تجلیات تاج الشریعہ، ص 87 تا 89

www.dawateislami.net

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان

امام احمد رضا خان کے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان مولانا حماد رضا خان کے والدِ گرامی ہیں۔ حجۃ الاسلام جید عالمِ دین، تلمیذ و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، تربیتِ اعلیٰ حضرت کے شاہکار، حسنِ ظاہری و باطنی سے متصف، جامع اوصاف و کمالات، مفتیِ اسلام، مسندِ دار الافتاء بریلی شریف پر فائز، سلسلۂ قادریہ رضویہ کے چالیسویں شیخ طریقت، صاحبِ استقامت و کرامات، مرجع عوام وخواص، صاحبِ فتاویٰ حامدیہ، 14 کتب ورسائل کے مصنف، نعت گو شاعر، عربی واردو ادب کے ماہر، صاحبِ نعتیہ دیوان **بیاضِ پاک** اور مہتمم دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف تھے۔

حجۃ الاسلام کی بیعت و خلافت سند العارفین حضرت سید ابو الحسین احمد نوری مارہروی سے تھی۔ 1333ھ میں والدِ گرامی امام احمد رضا سے بھی خلافت واجازت حاصل ہوئی اور خانقاہِ رضویہ کے متولی وسجادہ نشین مقرر ہوئے۔

آپ باوقار، وجیہ اور خوبصورت انسان تھے۔ گفتگو کا انداز پرجوش، دلنشین اور پر مغز تھا۔ آپ سخن فہم و سخن سنج تھے۔[1]

آپ نے مکہ مکرمہ میں شیخ الاسلام علامہ محمد سعید بابصیل[2] اور مدینہ منورہ میں شیخ

---

1. تذکرۂ نعت گویان بریلی، ص 51
2. شیخ الاسلام علامہ محمد سعید بابصیل حضرمی مکی شافعی کی پیدائش 1245ھ مطابق 1830ھ کو مکہ مکرمہ کے خاندانِ آلِ بابُصَیل میں ہوئی۔ آپ علامہ سیّد احمد بن زینی دحلان مکی کے شاگرد، مفتیِ شافعیہ مکہ مکرمہ، مدرسِ مسجد الحرام، شیخ العلماء (صدر المدرسین) صاحبِ تصنیف و تالیف، عابد و زاہد، متقی، متحرک شخصیت کے مالک اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے تھے۔ آپ نے 24

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

سید احمد بن اسماعیل برزنجی[1] کے حلقۂ درس میں شرکت کی اور اکابر علما و مشائخ نے اسناد عطا فرمائیں۔ آپ کو شیخ خلیل خربوطی[2] سے جو سندِ فقہِ حنفی ملی وہ صرف دو واسطوں سے

ربیع الاول 1330ھ یا 24 ربیع الآخر 1330ھ کو مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ نمازِ جنازہ میں امیر مکہ شریف حسین بن علی سمیت کثیر لوگوں نے شرکت کی اور سادات کی اجازت سے آپ کو معلیٰ قبرستان کے احاطۂ اہلِ بیت میں دفن کیا گیا۔

(نظم الدرر مع نشر الدرر، ص587...الجواھر الحسان، ص353...فیض الملک المتعالی، ص1546)

❶ شیخ سید احمد بن اسماعیل حسینی برزنجی مدنی شافعی کی پیدائش 1257ھ یا 1259ھ کو برزنجہ، شہر زور، سلیمانیہ، کردستان عراق میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو العباس اور لقب شہاب الدین ہے۔ آپ جید عالمِ دین، فاضل جامعۃ الازہر مصر، شاعر و ادیب، مفتیِ شافعیہ مدینہ منورہ، قاضی القضاۃ، عثمانی پارلیمنٹ کے رکن، صاحبِ تصنیف اور اکابر علمائے مدینہ منورہ سے تھے۔ آخری عمر میں آپ کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اسی زمانے میں پہلی جنگِ عظیم کا بھی آغاز ہو گیا۔ آپ مدینہ منورہ سے دمشق منتقل ہو گئے۔ وہیں آپ نے 2 شعبان 1335ھ یا 1337ھ کو وصال فرمایا اور جبلِ قاسیون میں تدفین کی گئی۔(فیض الملک المتعالی، ص201...جمہرۃ اعلام الازہر، 3/178...اعلام من ارض النبوۃ، ص247)

❷ شیخ خلیل بن ابراہیم خربوطی مسجدِ نبوی کے اہم مدرس تھے۔ ان کے حلقۂ درس سے کئی جید علمائے کرام مستفیض ہوئے۔ چنانچہ اعلام من ارض النبوۃ میں ہے کہ شیخ عبد الحی ابو خضیر شافعی مدنی نے شیخ سید حبیب الرحمن کاظمی مہاجر مدنی سے فقہ، تفسیر، حدیث اور علمِ فرائض پڑھ کر شیخ خلیل احمد خربوطی کے درس میں شرکت کی اور دیگر علوم کے ساتھ ان سے بخاری، مسلم، سننِ ابو داؤد، ترمذی اور نسائی کا درس لیا۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی کتاب حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔ یہ اعلیٰ حضرت پر بہت مہربان تھے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: یوں ہی مولانا حضرت سید عباس رضوان و مولانا سید مامون بری و مولانا سید احمد جزائری و مولانا شیخ (خلیل بن) ابراہیم خربوطی، مفتیِ حنفیہ مولانا تاج الدین الیاس و مفتیِ حنفیہ سابقاً مولانا عثمان غنی بن عبد السلام داغستانی وغیرہ حضرات کے کرم بھولنے کے نہیں۔ (اعلام من ارض النبوۃ، ص321...طیبۃ و ذکریات الاحبۃ، ص130...

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی[1] تک پہنچتی ہے۔[2]

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کی پیدائش ربیع الاول 1292ھ مطابق 1875ء کو ہوئی اور 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ مطابق 22 مئی 1943ء میں وصال فرمایا۔ مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے۔ تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔[3] آپ نہایت متقی و پرہیز گار اور صاحبِ استقامت بزرگ تھے۔ علمی و تبلیغی کاموں سے فرصت پاتے تو ذکرِ الٰہی و درود و سلام میں مشغول ہو جاتے۔

آپ کے جسمِ اقدس پر ایک پھوڑا ہو گیا تھا جس کا آپریشن ضروری تھا۔ ڈاکٹرز نے بے ہوشی کا انجکشن لگانا چاہا تو منع فرما دیا۔ عالمِ ہوش میں تین گھنٹے تک آپریشن چلتا رہا۔ آپ درود شریف کا ورد کرتے رہے اور کسی درد و کرب کا اظہار نہ کیا۔ ڈاکٹرز آپ کی ہمت اور استقامت و تقویٰ شعاری پر ششدر رہ گئے۔[4]

مقالاتِ عرب، 1/472... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص219، 220)

1. علامہ سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی حنفی کا تعلق مصر کے علاقے طحطا یا طہطا نزد اسیوط سے ہے۔ ان کے والد ترکیہ سے مصر منتقل ہوئے اور طحطا کے قاضی مقرر ہوئے۔ علامہ سید احمد طحطاوی جامعۃ الازہر سے فارغ التحصیل ہو کر یہاں پڑھانے لگے۔ انہیں شیخ الحنفیہ کے منصب پر فائز کیا گیا، پھر معزول ہوئے، کچھ عرصے بعد پھر انہیں شیخ الحنفیہ بنایا گیا، جس پر تادمِ وصال فائز رہے۔ ان کی مشہور کتب میں حاشیۃ الطحطاویہ علی الدر مختار (4 جلدیں) اور حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ہیں۔ ان کا وصال 1231ھ مطابق 1816ء میں ہوا۔ (الاعلام للزرکلی، 1/245)
2. فتاویٰ حامدیہ، ص49
3. ذکرِ جمیل، ص106 تا 112... فتاویٰ حامدیہ، ص79
4. سہ ماہی رضا بک ریویو، پٹنہ، حجۃ الاسلام نمبر، ص177 تا 181... ذکرِ جمیل، ص42، 47

www.dawateislami.net

نعمانی میاں کے ننھیال

حضرت نعمانی میاں کی والدہ محترمہ کنیزِ عائشہ ہیں۔ آپ کی پیدائش تقریباً 1297ھ مطابق 1880ء کو خاندانِ اعلیٰ حضرت میں ہوئی۔ آپ کے والد حاجی وارث علی خان[1] اور والدہ حجاب بیگم (ہمشیرہ اعلیٰ حضرت) ہیں۔[2] آپ کی والدۂ محترمہ اعلیٰ حضرت کی بھانجی

---

❶ نعمانی میاں کے نانا حاجی وارث علی خان کے والد نعمت علی خاں عرف بزرگ علی خان اور ان کے والد بندے علی خان تھے۔ بندے علی خان کی شادی اعلیٰ حضرت کے جدِّ اعلیٰ حافظ کاظم علی خان کی صاحبزادی زینت موتی بیگم سے ہوئی۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 16 میں موتی بیگم کے شوہر کا نام محمد حیات خان یوسف زئی لکھا ہے جو درست نہیں۔ تفصیل دیکھئے: سالنامہ تجلیاتِ رضا بریلی شریف، صدر العلماء محدث بریلوی نمبر، ص70۔

❷ حاجی وارث علی خان کی شادی اعلیٰ حضرت کی بڑی ہمشیرہ حجاب بیگم سے ہوئی۔ ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ بیٹیاں محترمہ کنیزِ عائشہ (والدۂ نعمانی میاں) اور کنیزِ فاطمہ (والدۂ مفتی تقدس علی خان) اور بیٹے واجد علی خاں اور حاجی شاہد علی خاں ہیں۔ **واجد علی خاں** مولانا سردار علی خان عزو میاں آف ملتان، ماجد علی خان، حاجی ساجد علی خان اور کنیزِ رسول کے والدِ محترم ہیں۔ **حاجی شاہد علی خان** کنیزِ زہرہ عزو صاحبہ زوجہ مولانا سردار علی خان آف ملتان، مشہود علی خان (ان کی شادی مولانا حامد رضا خان کی بیٹی رابعہ بیگم عرف نوری سے ہوئی)، مشاہد علی خان (ان کی شادی مولانا حامد رضا خان کی بیٹی سلمیٰ بیگم سے ہوئی)، مصطفیٰ علی خان، رفیق جان صاحبہ، فاطمہ، لئیق فاطمہ، مستجاب بیگم اور انتخاب بیگم کے والد ہیں۔ جبکہ کنیزِ فاطمہ زوجہ سردار ولی خان مفتی تقدس علی خان اور مفتی اعجاز ولی خان کی والدۂ محترمہ ہیں۔ یوں نعمانی میاں مفتی تقدس علی خان اور مفتی اعجاز ولی خان خالہ زاد بھائی ہیں۔ نیز مفتی تقدس علی خان نعمانی میاں کے بہنوئی بھی ہیں کیونکہ ان کی شادی نعمانی میاں کی ہمشیرہ کنیزِ صغریٰ سے ہوئی۔ (مزید تفصیلات دیکھئے: حیاتِ اعلیٰ حضرت قدیم، ص16 تا 18) راقم نے مولانا سردار علی خان آف ملتان، مفتی تقدس علی خان آف پیر جو گوٹھ سندھ اور مفتی اعجاز ولی خان آف لاہور کے بارے میں جدا جدا تین رسائل لکھے ہیں جو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہیں۔

www.dawateislami.net

ہیں۔یوں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نعمانی میاں کے سگے دادا جان اور رشتے کے نانا (یعنی نانی حجاب بیگم کے بھائی)ہوئے۔ نعمانی میاں کی والدہ کنیزِ عائشہ نہایت پابندِ شریعت و سنت،عفت مآب،پارسا اور صالحہ خاتون تھیں۔یہ پردے کی بہت پابند تھیں۔ان کا ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے:مولانا نعمت اللہ حامدی آنکھ کے آپریشن کے لئے پنجاب جانے والے تھے۔اُس زمانے میں بریلی اور آس پاس کے علاقوں میں آنکھوں کے آپریشن کے لئے نہ کوئی اسپتال تھا اور نہ ہی کوئی ماہر ڈاکٹر۔لوگ اس مقصد کے لئے پنجاب ہی جایا کرتے تھے۔روانگی سے پہلے مولانا نعمت اللہ صاحب دعا کے لئے اپنے پیر و مرشد،حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حجۃ الاسلام نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا:وہاں جا کر یہ بھی معلوم کرنا کہ کیا کوئی خاتون ڈاکٹر بھی آنکھ کا آپریشن کرتی ہے؟اگر لیڈی ڈاکٹر ہو تو میں اپنی اہلیہ کا بھی آپریشن کرادوں۔مولانا نعمت اللہ صاحب کا آپریشن بخیر وخوبی مکمل ہوگیا۔واپسی پر وہ پھر حجۃ الاسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:حضور!پنجاب میں آنکھوں کے آپریشن کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے،سب مرد ہی یہ کام کرتے ہیں۔یہ سن کر حضرت حجۃ الاسلام اندرونی حجرے میں تشریف لے گئے اور اپنی اہلیہ محترمہ کو سارا ماجرا سنایا۔یہ سنتے ہی خاتونِ جلیل القدر نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا:اَستغفرُ اللہ!میں ساری عمر اندھی بیٹھی رہوں گی،مگر کسی غیر مرد کو اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گی اور نہ اپنے بدن پر کسی نا محرم کا ہاتھ لگنے دوں گی۔ یہ واقعہ نہ صرف ایمان و توکل کی مثال ہے،بلکہ مسلم خواتین کی غیرت،حیا اور دین پر ثابت قدمی کا روشن نمونہ بھی ہے۔

www.dawateislami.net

اس واقعہ کے تحت ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی[1] تحریر فرماتے ہیں: سبحان اللہ! آپ واقعی مقدس خواتینِ اسلام کی عفت و حیا اور پردہ و تقدس کا نمونہ تھیں۔ ایسی ہی مقدس خواتین کے لئے کہا گیا ہے کہ آسمان کی نگاہوں نے انہیں بے پردہ نہیں دیکھا۔[2]

حجۃ الاسلام کی چار بیٹیاں[3] اور دو بیٹے مفسرِ اعظم مولانا ابراہیم رضا خان اور مولانا حماد رضا خان ہیں۔

نعمانی میاں کے بڑے بھائی

حضرت نعمانی میاں کے بڑے بھائی مفسرِ اعظم حضرت مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں ہیں۔ ان کی پیدائش 10 ربیع الآخر 1325ھ بریلی شریف میں ہوئی۔ تحنیک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے فرمائی۔ رسمِ بسم اللہ میں بیعت فرمایا اور شجرۂ قادریہ رضویہ میں تحریر فرمایا: خلیفہ ان شاء اللہ بشرطِ علم و عمل۔ والدِ محترم حجۃ الاسلام نے جلسۂ دستارِ فضیلت کے

❶ ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی کی پیدائش بلرام پور، یوپی ہند میں ہوئی۔ جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف سے درسِ نظامی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی ایس سی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی سے ایم اے اردو اور پی ایچ ڈی کی تکمیل کی۔ ان کا پی ایچ ڈی مقالے کا عنوان نعت گوئی اور فاضل بریلوی تھا۔ یہ زندگی بھر اعلیٰ حضرت اور رضویت پر ریسرچ کرنے اور کتب لکھنے میں مصروف رہے۔ ان کے کتب و رسائل کی تعداد 43 سے زائد اور مختلف ماہنامہ وغیرہ میں مضامین کثیر ہیں۔ ان کا وصال 15 رمضان 1432ھ کو ہوا۔ (اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ص37 تا 39)

❷ جہان حجۃ الاسلام، ص125، 126

❸ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کی چار بیٹیاں ام کلثوم، کنیزِ صغریٰ، رابعہ اور سلمیٰ ہیں۔ ام کلثوم کی شادی مولانا حکیم حسین رضا خان، کنیزِ صغریٰ کی مفتی تقدس علی خان، رابعہ بیگم عرف نوری کی مشہود علی خان اور سلمیٰ بیگم کی مشاہد علی خان سے ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص18)

www.dawateislami.net

ساتھ اجازت و خلافت بھی عطا فرمائی۔ انہیں والدِ مکرم کے علاوہ عمِّ محترم مفتیِ اعظم ہند علامہ مصطفٰی رضا خان، ملک العلماء علامہ سید ظفر الدین محدث بہاری، قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی اور مجاہدِ ملت علامہ حبیب الرحمن قادری اڑیسوی وغیرہ علمائے کرام اور مشائخ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ یہ 1372ء میں حج و زیارتِ مدینہ کے لئے حاضر ہوئے تو علمائے حرمین طیبین نے شاندار استقبال کیا اور اجازات عطا فرمائیں۔ 1344ھ کو 19 سال کی عمر میں دار العلوم منظرِ اسلام بریلی سے فارغ التحصیل ہوئے۔ 1367ھ کو دار العلوم منظرِ اسلام کا انتظام سنبھالا اور دمِ وصال اس کے مہتمم و مدرس رہے۔ دورۂ حدیث میں صحیح مسلم کا درس یہ خود دیا کرتے تھے۔ یہ کثیر السفر اور کثیر الفیض تھے۔ ان کی شادی اپنے چچا مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفٰی رضا خان (1) کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ ان کا وصال 11 صفر 1385ھ مطابق 12 جون 1965ء کو بریلی میں ہوا۔ (2)

مولانا ابراہیم رضا کے 6 صاحبزادے ریحانِ ملت مولانا ریحان رضا خان، تاج

---

❶ مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان نوری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 22 ذوالحجہ 1310ھ مطابق 7 جولائی 1893ء کو رضا نگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جملہ علوم و فنون کے ماہر، جید عالِم، مصنفِ کتب، مفتی و شاعرِ اسلام، شہرۂ آفاق شیخ طریقت، مرجع علما و مشائخ و عوامِ اہلِ سنّت تھے۔ 35 سے زائد تصانیف و تالیفات میں سامانِ بخشش اور المکرمة النبویة فی الفتاوی المصطفویة المعروف فتاویٰ مفتیِ اعظم مشہور ہیں (یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں پانچ سو فتاویٰ اور 22 رسائل ہیں)۔ 14 محرمُ الحرام 1402ھ / 13 نومبر 1981ء میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص64 تا 130)

❷ مفسرِ اعظم، ص12، 261... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص19

www.dawateislami.net

الشریعہ مفتی اختر رضا خان، ڈاکٹر قمر رضا خان، مخدوم تنویر رضا خان، تصویر رضا خان اور معمارِ قوم مولانا منان رضا خان منانی میاں ہیں۔ آخر الذکر کے علاوہ تمام وصال فرما چکے ہیں۔ مولانا ابراہیم رضا کی بیٹی سرفراز بیگم کی شادی حاجی محمد شوکت حسن خان قادری رضوی نوری کراچی سے ہوئی۔ حاجی شوکت میاں کی پیدائش آٹنگا چاند پور[1] ضلع بریلی میں 28 ذوالحجہ 1347ھ مطابق 7 جون 1929ء کو ہوئی۔ آپ کے والدِ گرامی محمد شاہ حسن خان زمیندار ہونے کے ساتھ ماہرِ فارسی اور دار العلوم منظرِ اسلام بریلی میں فارسی کے استاذ تھے۔ حاجی شوکت میاں 1955ء میں کراچی آگئے اور یہیں پی آئی اے میں ملازمت اختیار کرلی۔ آپ علم و عمل کے پیکر، صوم و صلوۃ اور شریعت کے پابند تھے۔ کالج کی زندگی ہو یا پی آئی اے کی طویل ملازمت، ساری زندگی نہ کبھی پینٹ ٹائی پہنی، نہ داڑھی منڈوائی بلکہ شریعت کی پابندی فرمائی۔

آپ کا نکاح مفسرِ اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا خان کی صاحبزادی محترمہ سرفراز بیگم سے 1949ء کو بریلی شریف میں ہوا۔ حاجی صاحب پہلے کراچی تشریف لے آئے اور بعد میں آپ کی زوجہ نے اپنے چچا نعمانی میاں کے ساتھ کراچی ہجرت کی۔ آپ نے 23

---

[1] آٹنگا چاند پور (Atanga Chandpur) ضلع بریلی، اتر پردیش، بھارت میں واقع ایک گاؤں ہے۔ یہ گاؤں منڈل ہیڈ کوارٹر بھاد پورہ سے تقریباً 2.507 کلومیٹر اور بریلی سٹی سے تقریباً 36.52 کلومیٹر اور پیلی بھیت سٹی سے 21 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔ آٹنگا چاند پور ایک درمیانے درجے کا گاؤں ہے، جہاں تقریباً 2439 افراد آباد ہیں اور گھروں کی تعداد لگ بھگ 374 ہے۔ گاؤں کی اکثریتی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے، جن کا تعلق بالخصوص افغانی کابلی پٹھان، انصاری، منصوری، قصاب اور فقیر برادریوں سے ہے۔

www.dawateislami.net

رمضان 1438ھ مطابق 19 جون 2017ء کو کراچی میں وفات پائی۔ جبکہ سرفراز بیگم کا وصال 30 رمضان 1428ھ مطابق 13 اکتوبر 2007ء کو کراچی میں ہوا۔ آپ کی 5 صاحبزادیاں اور 2 صاحبزادے فرحت حسن خان(1959ء)اور سعد حسن خان سعدی میاں(1973ء)ہیں،جو گلشنِ اقبال کراچی میں مقیم ہیں۔ (1)

مولانا ابراہیم رضا خان کی بیٹی سرتاج بیگم کی شادی عبد الحسیب خان بدایونی سے ہوئی، ان کی چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ محمد افروز رضا بدایونی ہے اور چھوٹی صاحبزادی دلشاد بیگم کی شادی مولانا یونس رضا خان ہری پور ہزارہ خیبر پختونخواہ سے ہوئی۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔ (2)

نعمانی میاں کی تعلیم وتربیت

حضرت نعمانی میاں کی عمر چار سال چار ماہ اور چار دن ہوئی تو خاندانی طریقہ ورواج کے مطابق سیدی اعلیٰ حضرت نے بسم اللہ پڑھائی اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں بیعت بھی فرمالیا۔ آپ نے والدۂ محترمہ سے قرآنِ کریم ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آپ کو تقریباً 5 سال اعلیٰ حضرت کی زیارت وصحبت حاصل رہی۔ آپ نے علمِ دین والدِ محترم حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے حاصل کیا اور ان سے سبقاً سبقاً کتبِ تفاسیر وفقہ

---

(1) ماہنامہ پیغامِ شریعت دہلی، اگست 2017ء ص5، 6... ماہنامہ معارفِ رضا، یادگارِ رفتگاں نمبر، اکتوبر، نومبر 2007ء یہ معلومات حاجی فرحت حسن خان صاحب نے 21 دسمبر 2025ء کو دیں، جب راقم الحروف مولانا عطار رضا مدنی اور کرنل (ر) جواد رضا خان کے ہمراہ حاجی فرحت حسن صاحب کی رہائش گاہ بلاک 16، گلستانِ جوہر کراچی میں بغرضِ ملاقات حاضر ہوا۔ میں مذکورہ معززین کا شکر گزار ہوں۔

(2) حیاتِ مفسرِ اعظم، ص268

www.dawateislami.net

پڑھیں۔[1] علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی[2] تحریر فرماتے ہیں: اپنے جدِّ امجد کے زیرِ سایہ پانچ سال تک پروان چڑھتے رہے۔ حضرت نعمانی میاں نے اپنے والدِ ماجد حجۃ الاسلام کا پورا زمانہ پایا۔ سفر و حضر میں استفادہ کرتے رہے۔[3]

ایک سفر کا تذکرہ مصلحِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ[4] نے کچھ یوں فرمایا ہے: 1934ء مطابق 1353ھ میں جب مَیں دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ[5] میں زیرِ تعلیم تھا تو حجۃ الاسلام حضرت شیخ مولانا حامد رضا خان

---

❶ حیاتِ مفسرِ اعظم، ص27

❷ ان کا تعارف آگے بیان کیا گیا ہے۔

❸ تذکرۂ جمیل، ص213

❹ مصلحِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا قاری مصلح الدّین صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1326ھ کو قندھار شریف، ضلع نانڈیر، حیدر آباد دکن ہند میں ہوئی۔ 7 جُمادَی الاُخریٰ 1403ھ کو وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک مصلح الدّین گارڈن کراچی پاکستان میں ہے۔ عالمِ باعمل، خوش الحان قاری، استاذ العلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ (حیاتِ حافظِ ملّت، ص139تا142)

❺ دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم ہند کی ریاست اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کے قصبے مبارک پور کا ایک اسلامی تعلیمی ادارہ ہے۔ مخدوم الاولیاء، شیخ المشائخ، ہم شبیہِ غوثِ اعظم مولانا سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی نے چودھویں صدی ہجری کی ابتدا میں مبارک پور کے اپنے کچھ مریدوں کو اسلامی مدرسہ بنانے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ چنانچہ وہاں چند اشرفی حضرات نے ایک عارضی گھر میں 1317ھ مطابق 1898ء میں اس کا آغاز کیا، پھر 1341ھ مطابق 1922ء میں محلہ پرانی بستی میں مدرسۂ اشرفیہ مصباح العلوم کی اپنی دو منزلہ عمارت بن گئی۔ 1353ھ مطابق 1935ء میں یہاں حافظِ ملت علامہ عبد العزیز محدث مراد آبادی بطور مدرس تشریف لائے تو اس کا نام دار العلوم اشرفیہ رکھا گیا اور مخدوم الاولیاء نے اس کا افتتاح فرمایا۔ پھر یہ ترقی کرتے کرتے الجامعۃ

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مبارک پور تشریف لائے تھے۔ ان کے ہمراہ چھوٹے فرزند حضرت نعمانی میاں مرحوم بھی تھے۔ دار العلوم کے طلبہ اور معززین قصبہ ان کے استقبال کے لئے جلوس کی شکل میں قصبے سے دو میل باہر گئے اور چند حضرات اسٹیشن جہان گنج روڈ گئے۔ شیخ کی سواری راہ پر پہنچی تو فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا گیا۔ اس وقت پہلی بار حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کی زیارت کا شرف اس فقیر کو حاصل ہوا۔ ان کا حسن و جمال، عمامہ کی بندش، داڑھی کی وضع قطع اور پاکیزہ صاف ستھر الباس اور بزرگی دلوں کو مسخر کر رہی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ قدرتِ الٰہی کا بہترین شاہکار اور حسین مرقع ہیں۔ آنکھیں فرطِ عقیدت سے بچھی جارہی تھیں اور لوگ ان کی طرف کھنچے جارہے تھے۔[1]

اسی طرح صاحبزادۂ ملک العلماء پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو[2] تحریر کرتے ہیں: حجۃ الاسلام کی زیارت پہلی مرتبہ مکان ظفر منزل شاہ گنج پٹنہ میں ہوئی، جہاں وہ والدِ

الاشرفیہ (عربی یونیورسٹی) بن گیا۔ (حیاتِ حافظِ ملت، ص655 تا657)

❶ سہ ماہی رضا بک ریویو، پٹنہ، ہند، حجۃ الاسلام نمبر 2017، ص 141، 252

❷ صاحبزادۂ ملک العلماء پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو 1336ھ مطابق 1617ء کو سہسرام ضلع آرہ بہار میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ سے حاصل کرکے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ لیا۔ یہاں سے ایم اے عربی کرنے کے بعد یہیں لیکچرار ہو گئے۔ عربی و فارسی ادبیات اور غالبیات کے ماہر ہونے کی وجہ سے علی گڑھ میگزین کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ یورپ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کافی عرصہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے صدر رہے۔ آپ کو 31 سال خلیفۂ اعلیٰ حضرت پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری کی صحبت حاصل رہی۔ آپ اپنے والد کی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے پیرو اور پختہ حنفی تھے۔ آپ کا انتقال 30 جون 2010ء کو ہوا۔ (حیاتِ ملک العلماء، ص3 تا5)

www.dawateislami.net

محترم حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی [1] کی دعوت پر تشریف لائے تھے اور ہفتہ عشرہ (سات تا دس دن) تک قیام پذیر ہوئے تھے۔ اس سفر میں ان کے چھوٹے صاحب زادے حماد رضا خان عرف نعمانی میاں ان کے ساتھ تھے۔ یہ میرے ہم عمر تھے اس لئے جلدی ہم دونوں بے تکلف ہوگئے۔ [2]

مولانا وجاہت رسول قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں: حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا حماد رضا خان صاحب عرف نعمانی میاں علیہ الرحمہ خاکسار کے خاندان سے بہت زیادہ مانوس تھے۔ وہ اکثر سفر میں حجۃ الاسلام کے ہمرکاب ہوتے تھے اور ہمارے خاندان کے اس وقت کے نوجوان حضرات مثلاً: ڈاکٹر محمد فاروق علی خان ابنِ ڈاکٹر خورشید علی خان رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ واحد علی مرحوم، سید اختر یوسف مرحوم ابنِ حکیم سید احسن یوسف مرحوم مغفور وغیر ھم سے دوستی تھی۔ [3]

آپ اپنے والدِ گرامی کے دیگر کام مثلاً: جوابی مکتوب تحریر کرنا، تعویذات لکھنا وغیرہ میں بھی مصروف رہتے تھے۔ حجۃ الاسلام نے اپنے ایک مرید کے بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد کا جو مکتوب روانہ کیا اس میں نعمانی میاں کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں: فرزندِ

---

[1] ملک العلماء حضرت مولانا مفتی سید محمد ظفر الدّین رضوی محدّث بہاری رحمۃ اللہ علیہ عالمِ باعمل، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ اسلام، ماہرِ علمِ توقیت، استاذُ العلماء اور صاحبِ تصانیف ہیں۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت اور صحیح البہاری کی تالیف آپ کا تاریخی کارنامہ ہے۔ 23 اکتوبر 1885ء مطابق 14 محرم 1303ھ میں پیدا ہوئے اور 19 جُمادی الاُخریٰ 1382ھ مطابق 17 نومبر 1962ء میں وصال فرمایا۔ قبرستان شاہ گنج پٹنہ (بہار) ہند میں تدفین ہوئی۔ (حیاتِ ملک العلماء، ص 9، 16، 20، 34)

[2] سہ ماہی رضا بک ریویو، پٹنہ، ہند، حجۃ الاسلام نمبر 2017، ص 690

[3] تذکرۂ مولانا سید وزارت رسول قادری، ص 15، 16

www.dawateislami.net

عزیزم نعمانی سلمہ بے حد خوش ہیں اور مولودِ مسعود کے لئے ہدیۂ تعویذات پیش کرتے ہیں۔ ان کو بچے کے گلے میں موم جامہ کرکے ڈال دیں۔ (1)

والدِ محترم کی اطاعت اور خدمت

حضرت نعمانی میاں اپنے والدِ گرامی کے چہیتے تھے۔ انہیں والدِ گرامی کی صحبت بھی زیادہ میسر رہی۔ ان میں یہ خوبی بدرجۂ اتم تھی کہ یہ والدِ گرامی کا دیا ہوا کام فوراً کر دیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ گاہے بگاہے حجۃ الاسلام انہیں مختلف کام سونپا کرتے تھے، چنانچہ ماہرِ رضویت، مصنفِ کتبِ کثیرہ علامہ محمد حنیف رضوی (2) تحریر فرماتے ہیں: ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ (حجۃ الاسلام) لمبے سفر سے بریلی واپس آئے، ابھی گھر پر اُترے بھی نہ تھے اور تانگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ (محلہ) بہاری پور بریلی کے ایک شخص نے (جس کا بڑا

---

(1) تذکرۂ مولانا سید وزارت رسول قادری، ص 83

(2) ماہرِ رضویت، مصنفِ کتبِ کثیرہ، استاذ العلماء حضرت علامہ محمد حنیف خاں رضوی بریلی شریف کے جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی، مصنف و مؤلف اور متحرک عالمِ دین ہیں۔ آپ کی پیدائش 11 ذوالحجہ 1376ھ مطابق 23 جون 1956ء کو موضع بھوگپور، تحصیل بہیڑی ضلع بریلی، یوپی، ہند میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بہیڑی کے مدرسہ شیریہ اور مدرسہ بحر العلوم میں حاصل کرکے الجامعۃ الاشرفیہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے علما سے خوب استفادہ کیا۔ دورۂ حدیث کا شرف دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے کرکے 1979ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ بیعت کا شرف مفتیٔ اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان سے حاصل کیا اور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان نے خلافت عطا فرمائی۔ آپ اپنی مادرِ علمی دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سمیت پانچ مدارس میں تدریس کرنے کے بعد اس وقت جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف میں مسندِ تدریس پر فائز ہیں۔ آپ کو تصنیف و تالیف سے بھی لگاؤ ہے، اس کے لئے آپ نے امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کی بنیاد رکھی ہے۔ جہانِ امام احمد رضا (25 جلدیں) اور جامع الاحادیث (6 جلدیں) سمیت آپ کی ایک درجن سے زائد کتب تاریخی کارنامہ ہیں۔

www.dawateislami.net

بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر علالت پر پڑا ہوا تھا) آپ سے عرض کیا کہ حضور! ہر روز ہی آکر دیکھ جاتا تھا لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے، اس لئے دولت کدے پر معلوم کر کے نااُمید لَوٹ جاتا تھا۔ میرے بھائی سرکار کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں، چل پھر نہیں سکتے۔ ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشِد کا دیدار کرلیں۔ اتنا کہنا تھا کہ آپ نے اپنے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اُسی پر بیٹھے بیٹھے، اپنے چھوٹے صاحبزادے نعمانی میاں صاحب کو آواز دی اور کہا: سامان اتروا ؤ، مَیں بیمار کی عیادت کرکے ابھی آتا ہوں اور آپ فوراً اپنے مرید کی عیادت کے لئے چلے گئے۔ (1)

حجۃ الاسلام زندگی کے آخری حصے میں بیمار رہنے لگے، نعمانی میاں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے، تیمار داری و دیگر امور سر انجام دیتے اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے رہتے۔ والدِ گرامی کے وصال سے چند دن پہلے آپ نے ہفتہ وار رسالہ الفقیہ میں والدِ گرامی کی صحت کے لئے اہلِ سنت سے دعا کی اپیل کے لئے جو مراسلہ بھیجا، وہ 21 تا 28 مئی کے شائع ہونے والے الفقیہ میں یوں شائع ہوا: حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہ العالی بعدِ عرسِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے سخت علیل ہیں۔ علالت روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ اربابِ آستانہ علاج و معالجہ میں ہر ممکن ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ مگر مرض پر اس وقت قابو نہیں بلکہ سخت صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ میں مسلمانانِ اہلِ سنت کو دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس امر کی اپیل کرتا ہوں کہ جملہ مسلمانانِ اہلِ سنت عموماً اور رضوی حضرات خصوصاً ہر نماز کے بعد

(1) سہ ماہی رضا بک ریویو، پٹنہ، ہند، حجۃ الاسلام نمبر 2017، ص 145

www.dawateislami.net

حضرت اقدس کی صحت کے لئے سچے دل سے دعا فرمائیں۔ المعلن: حماد رضا خاں نعمانی فرزند حضرت حجۃ الاسلام آستانۂ عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی۔[1]

تعلیم و فراغت

حضرت نعمانی میاں 23سال کی عمر میں اپنے والدِ محترم حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے کتبِ تفاسیر و فقہ سبقاً پڑھ کر تقریباً 1357ھ مطابق 1938ء میں دار العلوم منظرِ اسلام بریلی سے فارغ التحصیل ہوئے۔[2]

آپ نے دار العلوم منظرِ اسلام میں اساتذہ مفتی تقدس علی خان، مولانا حسنین رضا خان، مولانا سردار علی خان عزو میاں اور مولانا شمس الحسن شمس صدیقی بریلوی وغیرہ سے بھی استفادہ کیا۔ ایک مرتبہ مولانا شمس بریلوی نے بر موقع ملاقات پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب سے فرمایا: احقر حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خاں کا شاگرد ہے۔ حضرت اس ہیچ مدان سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے اور آپ کو یہ بتارہا ہوں کہ حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کے وصال پر میں اپنے والد مرحوم و مغفور کے انتقال سے زیادہ رویا تھا۔ احقر حضرت حامد میاں کی جناب میں بہت منہ لگا ہوا تھا اور بلا تکلف ان کے پاس پہنچ جاتا جبکہ بڑے بڑے علما ان کی آمد کے منتظر رہا کرتے تھے۔ در اصل حضرت علیہ الرحمۃ نے اس احقر کے ساتھ ہمیشہ شفقت فرمائی، اس وجہ سے ایسی جسارت کرلیتا تھا۔ آپ کے صاحبزادگان مولانا ابراہیم رضا عرف جیلانی میاں اور مولانا حماد رضا عرف نعمانی میاں سے اس احقر

1. حجۃ الاسلام نمبر 2017، ص194
2. تجلیات تاج الشریعہ، ص95... حیاتِ مفسرِ اعظم، ص27

www.dawateislami.net

کے بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ مولانا نعمانی میاں کو تو اس احقر نے پڑھایا بھی ہے۔ [1] حضرت نعمانی میاں نے تعویذات لکھنے اور روحانی علاج کرنے کی تربیت بھی والدِ گرامی سے حاصل کی اور ان کی نگرانی میں تعویذات لکھا کرتے تھے۔ [2]

نعمانی میاں کے اساتذہ کا تعارف

حضرت نعمانی میاں کی رسمِ بسم اللہ دادا حضور امام احمد رضا خان نے فرمائی اور آپ نے کثیر درسی کتب والدِ گرامی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے پڑھیں۔ ان دونوں ہستیوں کا تعارف گزر چکا ہے، بقیہ کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

(1) مفتی امجد علی اعظمی

صاحبِ بہارِ شریعت، صدرُ الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ کو مدینۃ العُلَماء گھوسی (ضلع مؤ، یوپی) ہند میں ہوئی اور 2 ذوالقعدہ 1376ھ کو وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک گھوسی میں ہے۔ آپ جیّد عالم و مدرّس، حکیم وحاذق، متقی وپرہیز گار، مصنفِ کتب، استاذ العُلَماء، مصنفِ کتب وفتاویٰ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رکن نصابی بورڈ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، منتظم مطبع اہلِ سنت وجماعت بریلی، مفتی و قاضیٔ شرع، مؤثر شخصیت کے مالک اور اکابرینِ اہلِ سنت سے تھے۔ اسلامی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا بہارِ شریعت (17 حصے)، فتاویٰ امجدیہ (4 جلدیں) اور حاشیہ طحاوی شریف آپ کی ہی تصانیف ہیں۔ آپ نے ایک سال مدرسۂ اہلِ سنت پٹنہ، 17

---

1. ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، صد سالہ جشن دار العلوم منظرِ اسلام بریلی نمبر، جولائی تا ستمبر 2001ء، ص178، 179
2. جہان حجۃ الاسلام، ص526، 525

www.dawateislami.net

سال جامعہ منظرِ اسلام بریلی، 8 سال دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف، 7 سال دار العلوم حافظیہ سعیدیہ دادوں اور ایک سال مدرسۂ مظہر العلوم بنارس میں تدریس فرمائی۔ یوں آپ کا زمانۂ تدریس 34 سال سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان کے بارے میں فرمایا: آپ کے یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا۔(1)

(2) مولانا رحم الٰہی منگلوری

استاذُ العلماء، حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری سہارن پوری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت منگلور، ضلع مظفر نگر، یوپی، ہند میں ہوئی۔ آپ فاضلِ مدرسۂ عالیہ رامپور، ماہرِ معقولات، صدر مدرس، استاذ العلماء، ناظمِ انجمنِ اہلِ سنت بریلی، خلیفۂ اعلیٰ حضرت اور مجازِ طریقت تھے۔ آپ کی تقریباً ساری زندگی تدریس میں گزری۔ آپ جامعہ منظرِ اسلام بریلی، مدرسۂ خانقاہِ کبیریہ سہسرام، مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ وغیرہ میں پڑھاتے رہے۔ اعلیٰ حضرت نے صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی اور استاذ العلماء مولانا رحم الٰہی منگلوری کو اپنی دو آنکھیں، صدر الشریعہ کو اپنا دل اور استاذ العلماء کو اپنا جگر فرمایا۔ دار العلوم منظرِ اسلام میں صدر المدرس کے عہدے کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے طے فرمایا کہ ایک ماہ صدر مدرس صدر الشریعہ ہوں گے ایک ماہ استاذ العلماء۔ آپ نے بحالتِ سفر غالباً 28 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1363ھ کو وصال فرمایا۔(2)

(1) سیرت صدر الشریعہ، 28تا50

(2) تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص264تا269...ماہنامہ پیغام شریعت دہلی، اگست 2017ء، ص14

www.dawateislami.net

(3) مفتی تقدس علی خان

تلمیذِ اعلیٰ حضرت، استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی تَقَدُّس علی خان رَضَوی رحمۃ اللہ علیہ، عالِمِ باعمل، متبعِ سنت، مرجعِ عوام و خواص تھے۔ آپ 1325ھ میں بریلی شریف، یوپی ہند میں پیدا ہوئے اور 3 رجب 1408ھ مطابق 21 فروری 1988ء میں پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس سندھ پاکستان میں وصال فرمایا۔ مزار یہاں کے قبرستان میں ہے۔ آپ کئی سال دار العلوم منظرِ اسلام بریلی کے مدرس و مہتمم اور حجۃ الاسلام کے نائب رہے۔ مفتی تقدس علی خان صاحب جامعہ راشدیہ کی نشاۃِ ثانیہ 9 شعبان 1371ھ مطابق 4 مئی 1952ء سے لے کر اپنی وفات تک یہاں تدریس میں مصروف رہے۔ ان کم و بیش 37 سالوں میں سینکڑوں علمانے آپ سے درسِ نظامی پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (1) مزید تفصیلات کے لئے راقم کا رسالہ تاریخ ساز شخصیت مفتی تقدس علی خان کا مطالعہ کیجئے۔

(4) مولانا حسنین رضا خان

صاحبزادۂ استاذِ زمن، استاذُ العُلَماء حضرتِ مولانا حسنین رضا خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1310ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے، داماد، شاگرد و خلیفہ، جامع معقول و منقول، کئی کُتُب کے مصنف، مدرسِ دار العلوم منظرِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، بانیِ حسنی پریس و ماہنامہ الرضا و جماعت انصار الاسلام تھے۔ وصال 5 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1401ھ میں فرمایا اور مزار بریلی شریف میں ہے۔ (2)

---

1. مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص273، 682
2. تجلیاتِ تاج الشریعہ، ص95... صدر العلماء محدث بریلوی نمبر، ص77 تا 81

www.dawateislami.net

مزید تفصیلات کے لئے راقم کا رسالہ تذکرۂ دامادِ اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کیجئے۔

(5) مولانا سردار علی خان عزو میاں

جامع معقول و منقول حضرت مولانا الحاج سردار علی خان عزو میاں کی ولادت بریلی میں تخمیناً 1320ھ مطابق 1902ء کو ہوئی۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری، حضرت مولانا علامہ ظہور الحسین فاروقی نقشبندی اور مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے شاگردی کا شرف پایا۔ آپ دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے غالباً 1340ھ مطابق 1922ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ امام احمد رضا خان کے مرید اور حجۃ الاسلام کے خلیفہ تھے۔ مولانا سردار علی خان عزو میاں نے دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسی میں تدریس کا آغاز فرمایا۔ اولاً درجۂ اوّل اور دوم کے طلبہ کو درس دیا کرتے تھے، پھر دیگر کتابیں بھی پڑھانے لگے۔ مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے آپ سے تفسیرِ جلالین پڑھی۔ دار العلوم منظرِ اسلام میں تدریس کا سلسلہ شوال 1340ھ مطابق جون 1922ء تا شعبان 1366ھ مطابق جون 1947ء تک 26 سال جاری رہا۔ آپ نے صفر المظفر 1374ھ مطابق اکتوبر 1954ء کو مدینۃ الاولیاء ملتان میں وصال فرمایا۔ تدفین شاہ شمس قبرستان میں برلب سڑک ہوئی۔ آپ کی قبر ایک چار دیواری میں ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے راقم کا رسالہ تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثم ملتانی کا مطالعہ کیجئے۔

(6) مولانا شمس الحسن شمس صدیقی

ادیبِ شہیر، مولانا شمس الحسن شمس بریلوی صدیقی کی پیدائش 1337ھ کو محلہ

www.dawateislami.net

ذخیرہ، نیا شہر بریلی کے اس مکان میں ہوئی جس میں امام احمد رضا پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کی سگی خالہ مفتی رضا علی خان کی دوسری زوجہ تھیں۔ آپ نے دورۂ حدیث کے علاوہ درسِ نظامی کی تمام کتب اساتذۂ دار العلوم منظرِ اسلام بریلی سے پڑھیں، جن میں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا، مولانا رحم الٰہی رضوی اور مولانا حافظ عبد الکریم چتوڑ گڑھی وغیرہ شامل ہیں۔ شاعری کی اصلاح سید قاسم علی خواہاں بریلوی سے لی۔ اِلٰہ آباد بورڈ سے منشیِ فارسی، منشیِ کامل اور ادیبِ کامل کی ڈگریاں لیں۔ آپ 1935 تا 1945ء مادرِ علمی دار العلوم منظرِ اسلام میں شعبہ فارسی کے استاذ اور آخر میں شعبہ فارسی کے صدرِ مدرس رہے۔ 1945 تا 1954ء اسلامیہ کالج بریلی اور 1954 تا 1975ء گورنمنٹ اسکول نزد ائیر پورٹ کراچی میں ٹیچر رہ کر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے بانی رکن ہیں۔ آپ کئی اہم کتب کے مترجم اور مصنف تھے۔ آپ کی کتاب سرورِ کونین کی فصاحت پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے 1986ء میں صدارتی ایوارڈ اور 1995ء میں ستارۂ امتیاز دیا گیا۔ اس کے دو سال بعد آپ نے 3 ذیقعدہ 1417ھ میں انتقال فرمایا۔ تدفین سخی حسن قبرستان میں کی گئی۔ [1]

نعمانی میاں کی اسنادِ حدیث وفقہ

حضرت نعمانی میاں کی اسنادِ حدیث وفقہ کچھ یوں ہیں:

سلاسلِ علوم میں خیر آبادی سلسلۂ تلمذ اس طرح ہے:

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان،

❶ ماہنامہ معارف رضا کراچی، صد سالہ جشن دار العلوم منظرِ اسلام بریلی نمبر، جولائی تا ستمبر 2001ء، ص 177، 178

www.dawateislami.net

مولانا عبد العلی خان رامپوری، مجاہدِ جنگِ آزادی علامہ فضلِ حق خیر آبادی۔

✍ حضرت مولانا حماد رضا خان، صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی، علامہ ہدایت اللہ خان جونپوری، مجاہدِ جنگِ آزادی علامہ فضلِ حق خیر آبادی۔

✍ حضرت مولانا حماد رضا خان، استاذ العلماء علامہ رحم الٰہی منگلوری، علامہ سید عبد العزیز انبیٹھوی، علامہ عبد الحق خیر آبادی، مجاہدِ جنگِ آزادی علامہ فضلِ حق خیر آبادی۔

سلاسلِ علوم میں شاہ ولی اللہ اور بریلوی سلسلۂ تلمذ اس طرح ہے:

پاک و ہند میں سلسلۂ تلمذ بریلوی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے علوم و فنون کی اسناد عالی ہیں یعنی کم واسطوں سے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تک پہنچ جاتی ہیں۔ یہ تمام علوم و فنون کا جامع ہے۔ علوم کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: علمِ قرآن، فقہِ حنفی، علمِ حدیث، اصولِ حدیث، کتبِ فقہ (جملہ مذاہب)، جدلِ مہذب، اصولِ فقہ، علمِ تفسیر، علمِ نحو، علمُ العقائد والکلام، علمِ صرف، علمِ بیان، علمِ معانی، علمِ بدیع، علمِ مناظرہ، علمِ منطق، علمِ فلسفہ، علمِ حدیث، علمِ تکسیر، علمِ ہندسہ، قراءت، علمِ تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماءُ الرجال، تواریخ، سیر، لغت، ادب مع جملہ فنون۔

✍ حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی، سراج الہند علامہ شاہ عبد العزیز دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

✍ حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، مفتی نقی علی خان، مفتی رضا علی خان، مولانا خلیل الرحمن ٹونکی، مولانا محمد سندھی، بحر

www.dawateislami.net

العلوم علامہ عبد العلی لکھنوی فرنگی محلی۔

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، شیخ الاسلام علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی، علامہ عثمان دمیاطی مصری۔

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، شیخ عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج مکی، مفتیِ مکہ علامہ جمال بن عبد اللہ مکی۔

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، شیخ حسین بن صالح جمل اللیل مکی، علامہ محمد عابد سندھی مکی۔

سندِ حدیث مسلسل بالاولیت اس طرح ہے:

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی، مولانا احمد حسن صوفی مراد آبادی، شیخ احمد بن محمد دمیاطی، شیخ محمد بن عبد العزیز، شیخ ابو الخیر بن عموس رشیدی، شیخ الاسلام علامہ زکریا انصاری مصری۔

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی، حضرت شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی، حضرت شاہ حمزہ مارہروی، حضرت سید طفیل محمد اترولوی، حضرت سید فخر الدین بلگرامی، حضرت شیخ ابو الرضا ابن اسماعیل دہلوی، محقق علی الاطلاق علامہ عبد الحق محدث دہلوی۔

حضرت مولانا حماد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امام احمد رضا خان، حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی، سراج الہند علامہ شاہ عبد العزیز دہلوی، حضرت شاہ

www.dawateislami.net

ولی اللہ محدث دہلوی۔[1]

نعمانی میاں کی بیعت وخلافت

حضرت نعمانی میاں نے بیعت کا شرف اپنے جدِّ محترم امام احمد رضا خان سے حاصل کیا اور سلاسلِ طریقت کی خلافت والدِ گرامی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان نے عطا فرمائی۔ چنانچہ صاحبِ فتاویٰ یورپ مفتی عبد الواجد قادری[2] تحریر فرماتے ہیں: حجۃ

1. حیاتِ محدثِ اعظم (پاکستان)، ص445تا452
2. امینِ شریعت، مفتیِ اعظم ہالینڈ حضرت مولانا مفتی عبدالواجد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 19 فروری 1934ء کو اپنے ننھالی گاؤں دوگھر اجالے ضلع در بھنگہ، بہار ہند کے ایک مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والدِ گرامی حاجی حافظ عبد الاحد قادری اور دیگر علما سے حاصل کر کے مدرسۂ سبحانیہ الٰہ آباد ہند میں داخلہ لیا۔ پھر مدرسۂ فاروقیہ بنارس آگئے، پھر مدرسۂ اسلامیہ میں پڑھتے رہے۔ دورۂ حدیث شریف دار العلوم منظرِ اسلام بریلی سے کیا اور شعبان 1376ھ مطابق مارچ 1957ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ افتا کی تربیت مفتیِ اعظم ہند مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان سے حاصل کی۔ آپ نے دار العلوم منظرِ اسلام بریلی، مدرسۂ رحمانیہ، حامدیہ، پوکھیرا، ضلع سیتامڑھی بہار، جامعہ معینیہ اجمیر شریف، مدرسہ ضیاء العلوم علیم آباد، نزد کمتول ضلع در بھنگہ بہار، دار العلوم مشرقیہ حمیدیہ قلعہ گھاٹ در بھنگہ میں تدریس اور افتا کی ذمہ داریاں نبھا کر مرکزی ادارۂ شرعیہ بہار، سلطان گنج پٹنہ میں خدمت سر انجام دینے لگے۔ پھر کچھ عرصہ دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف میں پڑھانے کے بعد نیدر لینڈ اسلامک سوسائٹی کے تحت ہالینڈ آگئے۔ یہاں امامت، خطابت اور قضا و افتا کی ذمہ داریاں نبھانے لگے۔ آپ نے کئی حج کئے۔ دو درجن سے زیادہ کتب لکھیں۔ آپ صاحبِ دیوان اسلامی شاعر بھی تھے۔ درجنوں مساجد اور مدارس بنائے۔ آپ مفسرِ اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں کے مرید و خلیفہ، مفتیِ اعظم ہند، مولانا فضل الرحمن مدنی اور صوفیِ زماں سید احمد شاذلی کے خلیفہ تھے۔ آپ نے 13 ذیقعدہ 1439ھ مطابق 27 جولائی 2018ء کو وصال فرمایا۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر 2018، ص36تا45)

www.dawateislami.net

الاسلام نے اپنے وصال (17 جمادی الاول 1362ھ مطابق 23 مئی 1943ء) سے قبل باضابطہ تحریری طور پر حضور مفسرِ اعظم مولانا شاہ ابراہیم رضا جیلانی اور مولانا حماد رضا خان صاحب نعمانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ ساتھ ہی ساتھ حضرت جیلانی میاں قبلہ کو اپنا نائبِ مطلق، خانقاہِ عالیہ رضویہ کا سجادہ نشین، دار العلوم منظرِ اسلام کا مہتمم اور جائیدادِ منقولہ و غیر منقولہ کا متولی نامزد فرمایا۔[1]

جہانِ ریحان میں ہے: 1938ء کی شام کاشانۂ اعلیٰ حضرت (گھر) کے تمام افراد چار پائیوں پر تشریف فرما تھے، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں نے فرمایا (کہ) میں نے اپنی وصیت تحریر کرادی ہے۔ تمام موجود اہلِ خانہ ہمہ تن گوش تھے۔ آپ فرمارہے تھے (کہ) میرے بعد میرا فرزندِ اکبر محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور بعدہ فرزندِ اصغر نعمانی میاں اور اس کے بعد ہمارا سجادہ نشین و متولی ریحان رضا ہو گا۔[2]

نعمانی میاں کے سلاسلِ طریقت

حضرت نعمانی میاں کو اپنے والدِ گرامی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے تمام سلاسلِ عالیہ، تمام علومِ عقلیہ و نقلیہ، جملہ اوراد و وظائف اور صوفیہ اشغال و تعویذات کی

---

1. مفسرِ اعظم، ص52... سہ ماہی رضا بک ریویو، حجۃ الاسلام نمبر 2017، ص433

2. جہانِ ریحان، ص197

ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان، مفسرِ قرآن مولانا ابراہیم رضا خان کے بڑے صاحبزادے، عالمِ باعمل، مبلغِ اسلام، بانیٔ رضوی بَرقی پریس، دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث اور مہتمم تھے۔ یہ 18 ذوالحجہ 1325ھ بریلی میں پیدا ہوئے اور 18 رمضان 1405ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین مرقدِ اعلیٰ حضرت سے مُتَّصِل جانبِ جنوب ہوئی۔

(مفتیٔ اعظم اور ان کے خلفاء، 1/362 تا 371)

www.dawateislami.net

اجازات حاصل تھیں۔ وہ تیرہ سلاسل جن کی آپ کو اجازت تھی وہ یہ ہیں:

(1) قادریہ برکاتیہ جدیدہ (2) قادریہ آبائیہ قدیمہ (3) قادریہ اہدایہ (4) قادریہ رزاقیہ (5) قادریہ منوریہ (6) چشتیہ نظامیہ قدیمہ (7) چشتیہ نظامیہ جدیدہ (8) سہروردیہ قدیمہ (9) سہروردیہ جدیدہ (10) نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ (11) نقشبندیہ علائیہ علویہ (12) بدیعہ (13) علویہ منامیہ۔

حضرت نعمانی میاں کا آخر الذکر سلسلہ صرف پانچ واسطوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مل جاتا ہے، جو اس طرح ہے:

1 حضرت مولانا حماد رضا خان،

2 حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان،

3 امام احمد رضا خان،

4 حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی،

5 سراج الہند علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی،

انہوں نے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ، شیر خدا سے اپنے سچے خواب میں بیعت کی اور یہ براہِ راست حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیعت ہوئے۔ [1]

شکل و صورت

اللہ پاک نے حضرت نعمانی میاں کو حُسنِ ظاہری سے نوازا تھا۔ شکل و شباہت میں بڑے بھائی حضرت مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں کے مشابہ تھے۔ [2] آپ نہایت

❶ تذکرۂ جمیل، ص257، 265

❷ تجلیات تاج الشریعہ، ص95

www.dawateislami.net

حسین و جمیل، رنگ سفید سرخی لئے ہوئے، قد مبارک درمیانہ، روشن و کشادہ پیشانی، گول چہرہ سنت داڑھی سے مزین، بالوں سے پر بھویں، بڑی اور سیاہ آنکھیں۔ کھڑی ناک، کشادہ منہ، ہونٹ متوسط، سینہ انتہائی کشادہ اور رفتار و گفتار نہایت مناسب تھی۔ جہاں تشریف لے جاتے مرکزِ نگاہ بن جاتے۔

دینی خدمات

حضرت نعمانی میاں نے جس خاندان میں پرورش پائی، اس میں علوم و فنون، تقویٰ و پرہیز گاری اور خدمتِ دین کا دور دورہ تھا۔ دینی خدمت گویا آپ کی گھٹی میں تھی، اس لئے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف میں تدریس کا آغاز فرمایا۔ کئی طلبہ نے آپ سے استفادہ کیا۔ انہی استفادہ کرنے والوں میں مبلغِ اسلام علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی صاحب بھی تھے۔ علامہ خوشتر صاحب نے 1358ھ میں دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا اور علامہ نعمانی میاں کے اولین شاگردوں میں شامل ہونے کا شرف پایا۔[1] چنانچہ مبلغِ اسلام تحریر فرماتے ہیں: راقم الحروف نے مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔[2]

علامہ خوشتر کا تعارف

تلمیذِ نعمانی میاں عالمی مبلغِ اسلام علّامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1348ھ بنڈیل، ضلع چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال ہند میں ہوئی۔ آپ حافظ قراٰن، تلمیذ

❶ تذکرۂ جمیل، ص7، 213

❷ تذکرۂ جمیل، ص213

www.dawateislami.net

محدّثِ اعظم پاکستان، خلیفہ حُجّۃُ الاسلام وقطبِ مدینہ، مصنّف وشاعر، بہترین مدرّس، باعمل مبلغ، بانی سنّی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور امام وخطیب جامع مسجد پورٹ لوئس ماریشس تھے۔ تصانیف میں تذکرۂ جمیل اہم ہے۔ 5 جُمادَی الاُخریٰ 1423ھ کو موریشس میں وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک سنّی رضوی جامع مسجد عید گاہ پورٹ لوئس ماریشس میں ہے۔ [1]

نعمانی میاں کی شادی خانہ آبادی

حضرت نعمانی میاں کی شادی 23 سال کی عمر میں محلہ ملوک پور بریلی کے سادات کے اہم فرد سید حسن شاہ صاحب کی بیٹی سیدہ طاہرہ خاتون سے 1357ھ مطابق 1938ء کو ہوئی۔ [2] نعمانی میاں کے سسر سید حسن شاہ صاحب ایک کاروباری شخصیت تھے، ان کا اکثر وقت کلکتہ، مغربی بنگال میں گزرتا تھا۔ ان کی شادی محلہ ملوک پور بریلی کے خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا قاری یقین الدین صدیقی کی بیٹی سے ہوئی۔ ان کے ہاں ایک بیٹے سید مسعود سعید (خاندان میں مخدوم ماموں کے لقب سے معروف ہوئے) اور تین بیٹیاں سیدہ طاہرہ خاتون، سیدہ صابرہ خاتون (کرنل عاطف کی والدہ) اور سیدہ کوثر خاتون کی پیدائش ہوئی۔ نعمانی میاں کی اہلیہ سیدہ طاہرہ خاتون تقریباً 1912ء میں پیدا ہوئیں۔ یہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ انہوں نے اپنی بھابھی نفیسہ خاتون سے تعلیم حاصل کی اور تربیت پائی۔ سیدہ طاہرہ سلائی کڑھائی اور سینے پرونے میں مہارت رکھتی تھیں، نیز دوپٹے رنگنے سے بھی خوب واقف تھیں۔ والد چونکہ کاروباری مصروفیت کی وجہ سے کلکتہ میں ہوتے تھے، اس

❶ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رجب 1435ھ، ص56، 57... مفتیِ اعظم اوران کے خلفاء، ص125 تا 129

❷ حیات اعلیٰ حضرت، ص18... تجلیات تاج الشریعہ، ص94... تذکرۂ جمیل، ص87

www.dawateislami.net

لئے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تربیت میں اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ نفیسہ خاتون کے خاندانِ اعلیٰ حضرت کی خواتین سے گہرے مراسم تھے اور گھر میں آنا جانا تھا۔ سیدہ طاہرہ بھی ان کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے گھر آیا کرتیں اور خاندانِ اعلیٰ حضرت کی بچیوں کو گھر ستی کے کام سینا پرونا وغیرہ سکھایا کرتی تھیں۔ ان کی سلیقہ شعاری، حسنِ ظاہری اور اخلاق کی گھر کی خواتین معترف تھیں۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ سیدہ طاہرہ خاتون اس گھرانے میں بہو بن کر مستقل طور پر آگئیں۔ سیدہ ہونے کی وجہ سے خاندانِ اعلیٰ حضرت میں ان کی بہت تعظیم کی جاتی تھی۔ یہ جب آتیں تو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ انہوں نے حجۃ الاسلام سے تعویذات لکھنے کا طریقہ سیکھا اور گھر میں آنے والی خواتین کو تعویذ لکھ کر دیتی تھیں۔ (1)

حضرت نعمانی میاں کے ہاں چودہ بچوں کی ولادت ہوئی جن میں سے تین بیٹے اور چار بیٹیوں نے طویل عمر پائی، بقیہ بچپن میں انتقال کر گئے۔ مزید تفصیل آگے آئے گی۔

اہلیہ نعمانی میاں کے نانا جان کا تعارف

اہلیہ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ خاتون کے نانا جان مولانا مفتی قاری حافظ محمد یقین الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 1285ھ مطابق 1868ء (2) کو محلہ ملوک

❶ یہ معلومات 20 دسمبر 2025ء میں حضرت نعمانی میاں کے پڑپوتے کرنل (ر) جواد رضا کے ذریعے ان کی والدہ سے حاصل ہوئیں۔

❷ مولانا محمد یقین الدین رضوی کے لوحِ مزار پر سن پیدائش 1308ھ لکھا ہے، لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 139 میں آپ کا اپنا بیان موجود ہے کہ غالباً 1295ھ یا

(باقی اگلے صفحہ پر)☜

www.dawateislami.net

پور، شہر بریلی کے مذہبی گھرانے میں ہوئی۔ یہ گھرانہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے دادا جان مجاہدِ جنگِ آزادیِ ہند مفتی رضا علی خان سے وابستہ ہوا۔ جب یہ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو ان کے والدِ گرامی انہیں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں لائے۔ اعلیٰ حضرت نے انہیں بسم اللہ پڑھائی۔ انہیں زندگی کے ابتدائی حصے میں قضاو قدر (قسمت) کے مسئلہ میں پریشانی ہوئی، 1295ھ یا 1296ھ میں اطمینانِ قلبی کے لئے بریلی کے دو علما کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے مطمئن کرنے کی کوشش کی مگر انہیں اطمینان نہ ہوا، پھر یہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت نے انہیں مطمئن کیا اور سوالات کے جوابات دیئے، انہیں خوشی ہوئی، مزید اطمینان کے لئے ہر جمعہ کو اعلیٰ حضرت کے ہاں حاضر ہوتے اور فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مستفیض ہوتے۔ 1308ھ میں انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ دو آدمی انہیں قتل کرنے کے لئے ان کا پیچھا کر رہے ہیں، انہوں نے اڑتے ہوئے اپنے آپ کو مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی کے مدرسے (مدرسة الصولتيه) مکہ مکرمہ میں دیکھا، پھر انہیں آستانۂ عالیہ رضویہ بریلی میں پناہ ملی، اس خواب سے ان کا ذہن بن گیا کہ مجھے مرید ہونا ہے تو اعلیٰ حضرت سے ہونا ہے۔ بہر حال پیہم اصرار سے یہ 1310ھ میں اعلیٰ حضرت سے مرید ہوگئے۔ (1)

1296ھ کا واقعہ ہے کہ میں اور حافظ عبد الکریم صاحب قضا و قدر کے مسئلہ کو دریافت کرنے کی غرض سے مولانا لائق علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں گئے۔۔۔ الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے مسئلے میں تردد کے لئے کم از کم عمر 10 سال ہونی چاہئے۔ اس لئے آپ کا سنِ پیدائش تقریباً 1285ھ لکھا ہے۔

(1) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص139، 140

www.dawateislami.net

انہوں نے حفظِ قرآن اور ابتدائی فارسی و عربی کتب پڑھ کر دار العلوم منظرِ اسلام بریلی میں داخلہ لیا اور 1332ھ مطابق 1913ء میں فراغت پائی۔ ان کے اساتذہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، علامہ ظہور الحسن رامپوری، علامہ رحم الٰہی منگلوری اور مولانا محمد رضا خان شامل ہیں۔ فراغت کے بعد یہ رضوی دار الافتاء سے منسلک ہوئے۔ تذکرۂ جمیل (احوالِ شاہ حامد رضا) کے صفحہ 39 پر اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کی تصدیق کا عکس دیا گیا ہے جس میں ان کی مہر بھی ہے۔ 1313ھ میں انہوں نے سرگزشت وماجرائے ندوہ کے نام سے رسالہ تحریر فرمایا۔ [1]

کچھ ہی عرصے میں ان کو اعلیٰ حضرت سے سلاسلِ طریقت کی خلافت حاصل ہوئی۔ ان کا ذکر "اعلانِ خلفائے اعلیٰ حضرت" میں یوں ہے: جناب حاجی حافظ قاری محمد یقین الدین صاحب ساکن ملوک پور بریلی، امامِ تراویح اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی، مجازِ طریقت۔ اعلیٰ حضرت سے ان کا کتنا گہرا تعلق تھا، خود اعلیٰ حضرت اپنے شاگرد و خلیفہ علامہ سید ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کو 14 ذو القعدہ 1437ھ کو بھیجے گئے ایک مکتوب میں ان کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں: برادرم (میرے بھائی) حافظ یقین الدین صاحب کے جو تعلقات اس فقیر سے ہیں، آپ پر مخفی نہیں، یہ آپ کی محبتِ کاملہ کے اعتماد پر اپنے خورد سال (کم عمر) بچوں کو آپ کی نگرانی میں تعلیم دیتے ہیں، امید (ہے) کہ بعونہٖ تعالیٰ (اللہ کی مدد سے) نتیجہ احسن ہو۔ [2] یہ وصالِ اعلیٰ حضرت کے بعد سنی مسجد، پٹھان محلہ، موتی گنج (Motiganj)، بالاسور

1. خورشید منیر (حیاتِ علامہ محمد ظہور الحسین رامپوری)، ص 64
2. حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 289

www.dawateislami.net

سٹی(Balasore)، صوبہ اڑیسہ(Odisha)ہند کے امام وخطیب مقرر ہوئے اور زندگی بھر یہ خدمات سر انجام دیتے رہے۔ یہ اپنے اعلیٰ کردار، حُسنِ اخلاق، زہد و تقویٰ اور دینی و ملی خدمات کی وجہ سے عوام وخواص میں مقبول ہوئے۔ مشہور عالمِ دین اور رہنما مجاہدِ ملت علامہ حبیب الرحمن اڑیسوی کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا قاری مجیب الرحمن رضوی یقینی ان سے ہی مرید ہوئے۔ ان کا وصال تقریباً 58 سال کی عمر میں 2 ربیع الآخر 1353ھ مطابق 14 جولائی 1934ء بروز ہفتہ ہوا۔ تدفین قریبی قبرستان احاطۂ قدم رسول، موتی گنج، بالاسور(Motiganj, Balasore (Odisha))میں کی گئی۔ جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔[1]

ان کے ورثا میں دو بیٹے معین الدین احمد صدیقی، عتیق الدین احمد صدیقی اور دو بیٹیاں تھیں۔ جو پاکستان منتقل ہو گئے۔ پہلے یہ سکھر، سندھ میں مقیم ہوئے، انہیں کلیم داخل کرنے پر وہاں ایک بڑا گھر ملا ہے، پھر کچھ سالوں بعد کراچی آ گئے اور کراچی کے علاقے ملیر میں رہائش اختیار کر لی۔[2]

نعمانی میاں کی پاکستان ہجرت

حضرت نعمانی میاں کے والدِ گرامی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان آپ پر بہت مہربان تھے۔ وفات سے پہلے چتوڑ گڑھ، علاقہ میواڑ، ریاست راجستھان کے آخری سفر میں اپنے مرید حاجی غلام رسول غوث بابا[3] سے فرمایا: حاجی صاحب! مجھے جیلانی (مولانا

❶ تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص534 تا 540

❷ یہ معلومات 20 دسمبر 2025ء میں حضرت نعمانی میاں کے پڑپوتے کرنل(ر) جواد رضا کے ذریعے ان کی والدہ سے حاصل ہوئیں۔

❸ ان کا تعارف آگے آئے گا۔

www.dawateislami.net

ابراہیم رضا) کی فکر نہیں ہے، نعمانی (مولانا حماد رضا) کی فکر ہے، اس کا آپ خیال رکھیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حاجی شوکت حسن رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (جیلانی میاں) تو صاحب سجادہ تھے، علم میں بھی زیادہ تھے، وہ (نعمانی میاں) چھوٹے صاحبزادے تھے۔[1]

حاجی غلام رسول حامدی صاحب نے اپنے مرشدِ گرامی کی نصیحت کو ساری زندگی پیشِ نظر رکھا۔ حضرت نعمانی میاں اور ان کی فیملی کی خدمت کو اپنے لئے نجاتِ اخروی کا سبب جانا۔ حاجی غلام رسول نے اپنی فیملی کے ہمراہ 1949ء میں کراچی پاکستان ہجرت کی اور یہاں بس گئے۔ انہوں نے چتوڑ گڑھ کی طرح یہاں بھی تجارت کا سلسلہ شروع کیا اور مالی طور پر مضبوط ہو گئے۔ انہوں نے حضرت نعمانی میاں کو بھی پاکستان آنے کی دعوت دی۔ ان دنوں بریلی کے حالات بے یقینی کی کیفیت میں تھے، قتل و غارت اور بدامنی کا دور دورہ تھا، حضرت نعمانی میاں نے حاجی غلام رسول کی تحریک پر پاکستان ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے پہلے آپ کا سسرالی خاندان بھی محلہ ملوک پور بریلی سے ہجرت کر کے سکھر منتقل ہو چکا تھا۔

آپ کے برادرِ نسبتی معین الدین احمد صدیقی کو سکھر میں ایک بڑا گھر کلیم داخل کرنے پر ملا تھا۔ چنانچہ آپ بریلی سے اپنے بچوں کے ہمراہ سکھر پہنچے۔ یہاں آپ کا قیام دو تین ماہ رہا۔ پھر غوث بابا غلام رسول صاحب نے آپ کو کراچی بلالیا۔ کراچی میں آپ پاک کالونی میں مقیم ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے بلاک 12 گلی نمبر 7 فردوس کالونی میں کاخ رضا کے نام سے اپنا گھر تعمیر کیا۔

---

(1) ماہنامہ پیغام شریعت دہلی، اگست 2017ء، ص 10

www.dawateislami.net

نعمانی میاں کی پاکستان میں مصروفیت

کراچی پاکستان آکر آپ نے کپڑے کی تجارت کا آغاز کیا۔ غلام رسول بابا نے بھرپور سرپرستی کی۔ حضرت نعمانی میاں نہایت بہادر، بلند ہمت اور جذبۂ صلہ رحمی و خیر خواہِ امت سے سرشار تھے۔ معمولی بیماری ہو جاتی تو اسے خاطر میں نہ لاتے اور معمولاتِ زندگی میں مصروف رہتے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ تعویذ لکھنے میں ماہر تھے، لوگ اپنی مشکلات میں آپ سے رجوع کیا کرتے اور آپ ان کا روحانی علاج فرماتے۔ کئی آسیب زدہ لوگوں کو آپ کے تعویذات سے شفا ملی۔ آپ ہر جمعرات اپنے گھر میں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ نعمانی میاں کے **جذبۂ صلۂ رحمی** اور خلوصِ رشتہ داری کا اندازہ ان واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، جو نہ صرف ان کی عملی زندگی کی تصویر پیش کرتے ہیں بلکہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ وہ رشتوں کو محض نام کا نہیں بلکہ دل و جان سے نبھانے والے انسان تھے۔

(1) نعمانی میاں کے گھر میں ایک پانی کا ٹینک تھا، جس میں ہینڈ پمپ کے ذریعے پانی منتقل کیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں آس پاس کے کئی رشتہ دار ایسے تھے جن کے گھروں میں پانی کی شدید قلت رہتی تھی۔ نعمانی میاں نے کبھی اس بات کو باعثِ زحمت نہیں سمجھا کہ ان رشتہ داروں کو اپنے گھر آنے، نہانے دھونے اور پانی استعمال کرنے کی اجازت دیں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ ٹینک بار بار خالی ہو جاتا، جبکہ ان کے اپنے بچے بھی اس وقت کم عمر تھے۔ اس کے باوجود نعمانی میاں خود ہینڈ پمپ چلاتے، محنت سے دوبارہ ٹینک بھرتے اور کبھی شکوہ زبان پر نہ لاتے۔ یہ عمل اس بات کی روشن مثال ہے کہ آپ اپنی سہولت اور آرام پر

www.dawateislami.net

رشتے داروں کی ضرورت کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔

(2)حاجی فرحت حسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ان کے والدِ محترم حاجی شوکت حسن خان صاحب، نانا جان حضرت مولانا ابراہیم رضا خان کے ساتھ 1954ء میں کراچی تشریف لائے تو اہلِ کراچی نے ان کی صلاحیتوں اور تعلیم کے پیشِ نظر انہیں وہیں روک لیا اور پی آئی اے میں ملازمت دلوا دی۔ اس وقت والدہ محترمہ سرفراز بیگم المعروف باجی صاحبہ اپنے بچوں کے ساتھ بریلی میں ہی مقیم تھیں۔ خاندان کے اس مسئلے کو ختم کرنے کے لئے نانا جان کے بھائی مولانا حماد رضا(جو خاندان میں چچا جان معروف تھے) نے خود ذمہ داری سنبھالی۔ وہ بریلی شریف تشریف لے گئے، اپنی بھتیجی اور اس کے بچوں کو ساتھ لیا اور پورے خاندان کو وہاں سے کراچی منتقل کیا۔ یہ واقعہ خاندان کے بزرگوں کی باہمی محبت، ذمہ داری کے احساس اور صلۂ رحمی کی ایک مضبوط روایت کی عکاسی کرتا ہے، جس میں نعمانی میاں اور ان کے اہلِ خانہ مرکزی کردار نظر آتے ہیں۔

(3)حاجی فرحت حسن صاحب یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نعمانی میاں بقرہ عید کے موقع پر گلبہار میں اپنے گھر سے سندھی ہوٹل تک پیدل چل کر اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں قربانی کا گوشت پہنچانے جاتے۔ یہ کام وہ نہ کسی نمود و نمائش کے لئے کرتے تھے اور نہ ہی کسی سہولت کی پروا کرتے تھے۔ پیدل چل کر جانا اس بات کی علامت تھا کہ ان کے نزدیک رشتہ داروں کی خوشی اور ان سے ملاقات، جسمانی مشقت سے کہیں زیادہ قیمتی تھی۔ یہ تینوں واقعات مل کر اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ نعمانی میاں کے نزدیک صلۂ رحمی محض ایک اخلاقی یا دینی حکم نہیں بلکہ زندگی کا عملی اصول تھی۔ وہ

www.dawateislami.net

رشتوں کو وقت، محنت اور قربانی دے کر نبھاتے تھے اور یہی وصف انہیں ایک باکردار، بااخلاق اور خاندان کو جوڑنے والی شخصیت بناتا ہے۔[1]

(4)حاجی محمد یوسف ظفر پاشا رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ میری عمر سات آٹھ سال تھی، میں اپنے والد مفتی اعجاز ولی خان کے ساتھ حضرت نعمانی میاں کے گھر کاخ رضا میں گیا۔ بس اسٹاپ سے ان کے گھر جانے کے لئے کچھ پیدل چلنا پڑتا تھا، مجھے یاد ہے کہ یہ چلنا مجھے بہت مشکل لگ رہا تھا، میں نے رونا شروع کر دیا تو والد صاحب نے مجھے چپ کروایا۔ ہم ان کے گھر پہنچے تو حضرت نعمانی میاں نے ہماری خوب آؤ بھگت کی اور رخصتی کے وقت والد صاحب کو الدولۃ المکیۃ کا ایک نسخہ اپنے دستخط کے ساتھ تحفۃً پیش کیا جس کی اشاعت انہی دنوں میں ہوئی تھیں۔

اس کی اشاعت کے بارے میں تاریخ الدولۃ المکیۃ میں ہے:1374ھ مطابق 1955ء میں مکتبۃ المکتبہ اندرون گھٹاؤ مارکیٹ نیونہام روڈ کراچی (کے مالک حاجی شفیع محمد قادری حامدی) نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی سے الدولۃ المکیۃ دو ہزار کی تعداد میں طبع کرائی۔[2]

---

❶ یہ معلومات حاجی فرحت حسن خان صاحب نے 21 دسمبر 2025ء کو اپنی رہائش گاہ بلاک 16، گلستانِ جوہر کراچی میں دیں۔

❷ تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص89

یہ معلومات حاجی محمد یوسف ظفر پاشا رضوی صاحب نے اپنی رہائش گاہ کلفٹن کراچی میں 20 دسمبر 2025ء کو دیں، جب راقم الحروف محترمی سلمان گوگن عطاری اور کرنل (ر) جواد رضا خان کے ہمراہ ان سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گیا۔

www.dawateislami.net

نعمانی میاں اور اہلِ خانہ

حضرت نعمانی میاں اپنی اہلیہ کے سادات سے ہونے کی وجہ سے ان کا احترام کرتے، انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتے، انہیں چارپائی پر پائنتی کی جانب نہ بیٹھنے دیتے، گھریلو اور کچن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے اور ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ نیز ہمیشہ نرمی اور حُسنِ سلوک کا برتاؤ کرتے۔ آپ کی اہلیہ تمام معاملات میں ہر طرح تعاون کرتیں اور مہمانوں کی خاطر داری میں خوش دلی سے مصروف رہتیں۔ دونوں کا آپسی تعلق مثالی تھا۔ حضرت نعمانی میاں بچوں کی پرورش میں برابر شریک رہتے، بچوں کی تربیت فرماتے اور انہیں ماں کی خدمت کا ذہن دیتے تھے۔ بچوں سے آپ کچھ زیادہ ہی پیار کیا کرتے تھے۔ آپ کے پڑپوتے کرنل جواد رضا کی والدہ یعنی نعمانی میاں کی بڑی بہو کا بیان ہے کہ جب نعمانی میاں اپنی فیملی کے ہمراہ بریلی سے ہجرت کرکے سکھر میں ہمارے گھر کچھ ماہ رہے تو اس وقت میری عمر چار یا پانچ سال تھی، میں دیکھتی تھی کہ نعمانی میاں بچوں کے ساتھ گھل مل جایا کرتے اور ان کے ساتھ مل کر کھیلتے تھے۔ (1)

نعمانی میاں کی وفات و مدفن

حضرت نعمانی میاں بیمار رہنے لگے۔ وفات سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل آپ کو گلے کا کینسر ہوگیا۔ آپ کی اہلیہ نے خوب خدمت کی اور ہمیشہ کی طرح آپ کو خوش رکھنے کی کوشش میں مصروف رہیں۔ علاج معالجہ کا سلسلہ رہا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

❶ یہ معلومات 20 دسمبر 2025ء میں حضرت نعمانی میاں کے پڑپوتے کرنل (ر) جواد رضا کے ذریعے ان کی والدہ سے حاصل ہوئیں۔

www.dawateislami.net

کے مصداق کچھ افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر آپ 16 ذیقعدہ 1375ھ مطابق 26 جون 1956ء کو 41 سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی اس وقت چھ ماہ کی تھیں جبکہ سب سے بڑے بیٹے تقریباً بارہ سال کے تھے۔ جنازے میں عزیز و اقارب کے علاوہ کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ مفتی تقدس علی خان صاحب نے پڑھائی۔[1] آپ کی تدفین خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن کراچی میں کی گئی۔[2]

اہلیہ نعمانی میاں کی استقامت

حضرت نعمانی میاں کی وفات ہوئی تو یہ آپ کی اہلیہ، تین بیٹوں اور چار بیٹیوں کے لئے بہت بڑا سانحہ تھا۔ اس دکھ کی گھڑی میں آپ کی اہلیہ نے صبر کیا اور ہمت و استقامت سے اپنے بچوں کی بہتر پرورش میں مصروف ہو گئیں۔ اگرچہ حاجی غلام رسول کی فیملی آپ کی مدد و معاون تھی مگر آپ ایک خود دار خاتون تھیں، لوگوں کے کپڑے سی کر آنے والی آمدنی سے گزر بسر کرتیں مگر کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرتیں۔ سال میں دو مرتبہ سکھر میں موجود کھجوروں کے باغات سے آمدنی آتی جس سے سالانہ اخراجات میں معاونت ہو جاتی۔ یہ باغات مفتی تقدس علی خان صاحب کے اس گھرانے کی طرف سے کلیم کرنے کی صورت میں ان کی ملکیت میں آئے تھے۔ سیدہ فاطمہ خاتون پردے کی بہت پابند تھیں۔ ضرورتاً باہر نکلتیں تو برقع پہن کر جاتیں۔ غوثِ پاک شیخ سید عبد القادر جیلانی

1. یہ بات پروفیسر دلاور صاحب نے اپنی رہائش پاپوش کالونی کراچی میں 22 دسمبر 2025ء میں بتائی، جب راقم الحروف محترمی سلمان گوگن عطاری اور کرنل(ر) جواد رضا خان کے ہمراہ ان سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گیا۔
2. تجلیات تاج الشریعہ، ص94، ضیائے طیبہ ویب سائٹ

www.dawateislami.net

سے بہت عقیدت رکھتی تھیں اور باقاعدگی سے ختمِ گیارہویں شریف کا اہتمام کیا کرتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں، بریلی سے آنے والے مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتیں۔ بچوں کی تعلیم کی جانب خاص دھیان دیتیں اور اس معاملے میں کسی قسم کی رعایت نہ کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد نے اچھی دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے بہت پیار کرتیں۔ کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کے علاج معالجہ میں خود شریک ہوتیں۔ یزدانی میاں کی بڑی بیٹی بیمار ہو گئیں اور طویل عرصہ بیمار رہیں تو آپ عوامی ٹرانسپورٹ کے ذریعے انہیں چیک اپ کروانے خود تشریف لے جاتیں۔[1]

اس باہمت خاتون کا انتقال 2 محرم 1409ھ مطابق 16 اگست 1988ء کو بروز منگل کراچی میں ہوا اور خاموش کالونی قبرستان میں خاندانی احاطے میں ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم کی قبر کے ساتھ جانبِ مشرق دفن کی گئیں۔

خاندانِ غوث باباکا تعاون

جب حضرت نعمانی میاں کا انتقال ہوا تو آپ کے بچے چھوٹے تھے۔ حسبِ دستور یہ خاندان اس فیملی کی کفالت کرتا رہا۔ چنانچہ نعمانی میاں کے بڑے صاحبزادے جناب حمید رضا یزدانی میاں کا بیان ہے: (حاجی غلام رسول غوث بابا کے بیٹے) شفیع بھائی[2] ہمارے محسن تھے بلکہ ہمارے باپ کی جگہ قائم مقام تھے۔ میری عمر سات، آٹھ سال تھی جب والد صاحب (نعمانی میاں) کا انتقال ہو گیا۔ باقی بھائی بہن چھوٹے تھے لیکن شفیع بھائی نے ہماری

❶ یہ معلومات 20 دسمبر 2025ء میں حضرت نعمانی میاں کے پڑپوتے کرنل (ر) جواد رضا کے ذریعے ان کی والدہ سے حاصل ہوئیں۔

❷ ان کا تعارف آگے تعارف احاطہ مزارات خاندان اعلیٰ حضرت کراچی کے تحت آرہا ہے۔

www.dawateislami.net

ایسی کفالت کی اور خیال رکھا کہ ہم سب کو والد صاحب کے انتقال ہو جانے کا احساس نہ رہا اور ان کی یہ خدمت آخری وقت تک جاری رہی۔ ہم سب بہن بھائی ان کے ممنون رہیں گے کہ آج ان کی بدولت ہم سب دنیاوی طور پر اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہیں۔ [1]

نعمانی میاں کی اولاد

حضرت نعمانی میاں کے ہاں چودہ بچوں کی ولادت ہوئی جن میں سے تین بیٹے اور چار بیٹیوں نے طویل عمر پائی، بقیہ بچپن میں انتقال کر گئے۔ ان کے کچھ کوائف درج ذیل ہیں:

نعمانی میاں کے بیٹے

(1) حمید رضا خان یزدانی میاں

صاحبزادۂ نعمانی میاں مولانا حمید رضا یزدانی میاں کی پیدائش 25 دسمبر 1943ء مطابق 27 ذو الحجہ 1362ھ بروز ہفتہ بریلی، یوپی ہند میں ہوئی۔ 1950ء کو والدین کے ساتھ سکھر اور وہاں سے کراچی ہجرت کی۔ آپ حصولِ تعلیم کی جانب خوب میلان رکھتے تھے۔ آپ نے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور سی ایس ایس کا اعلیٰ امتحان بھی پاس کیا۔ اس کے بعد 1969ء میں ملازمت اختیار کی اور 2001ء، میں گریڈ وَن آفیسر کی پوسٹ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ امام احمد رضا کا تعارف اور مسلکِ رضا کو عام کرنے کے لئے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں 1980ء میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی بنیاد رکھی گئی تو آپ نہ صرف اس کے مشن سے متفق تھے بلکہ اس کی بھرپور مالی معاونت

[1] تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص158، 163، 164

www.dawateislami.net

فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو اس کی مجلسِ عاملہ نے 2005ء میں مجلس کی سرپرستی کرنے کی درخواست پیش کی تو آپ نے اسے قبول کیا۔ آپ 2005ء سے تادمِ وفات اس عہدے پر فائز رہے۔[1] آپ نے ادارے کے علمی کام میں بھی معاونت کی۔ چنانچہ مولانا وجاہت رسول قادری تحریر فرماتے ہیں: ہمارے (ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے) سرپرست، خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم وچراغ حضرت مولانا حمید رضا یزدانی میاں بن مولانا حماد رضا بن حجۃ الاسلام حامد رضا رحمۃ اللہ علیہا کے بھی ہم احسان مند ہیں کہ وہ ادارے میں باقاعدگی کے ساتھ تشریف لاتے رہے اور انگریزی کتب کی تصحیح اور اردو کے مضامین کا انگریزی ترجمہ کرکے ہمارے تصنیفی کام میں معاونت فرمائی۔[2]

صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی صاحب نے راقم کو بتایا کہ یزدانی میاں سے میری ملاقات ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے دفتر میں ہوئی۔ ان کے چہرے پر سنت کے مطابق ایک مشت داڑھی تھی، نہایت خوب صورت، سرخ و سفید رنگت، خوش اخلاق اور منکسر المزاج تھے۔ میں نے انہیں اپنے گھر تشریف لانے کی دعوت دی، تو کچھ دن بعد وہ تشریف لے آئے۔ میں نے اپنی وسیع و عریض لائبریری کا وزٹ کروایا، جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ انہیں سیرتِ نبوی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)، کتبِ درود، مثلاً: دلائل الخیرات شریف کے مختلف نسخے، بزرگوں کے تذکرے اور اعلیٰ حضرت کی کتب خاص طور پر پسند آئیں۔ کتب جمع کرنے پر انہوں نے میری تحسین فرمائی اور اپنے

1. تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص3، 40
2. ماہنامہ معارف رضا، سلور جوبلی سالنامہ نمبر 2005ء، ص14

www.dawateislami.net

تحریری تاثرات بھی قلم بند کیے، جو آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ وہ اعلیٰ حضرت کو علمی حلقوں میں متعارف کروانے والی عظیم ہستی، ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے بات کر کے ملاقات کا وقت لیا اور ہم دونوں ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر حاضر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب ان سے مل کر بہت خوش ہوئے اور انہیں حج کے موضوع پر انگریزی زبان میں ایک مضمون لکھنے کا کام سونپا، نیز اس مقصد کے لئے ایک انگریزی کتاب بھی فراہم کی۔ انہوں نے یہ مضمون تحریر کیا جو چھ سات صفحات پر مشتمل تھا۔ پہلے وہ منیر گارڈن، گلستانِ جوہر، کراچی میں مقیم تھے، بعد ازاں کراچی کینٹ ریلوے اسٹیشن کے قریب منتقل ہوگئے۔ میں دونوں مقامات پر دو تین مرتبہ حاضر ہوا۔ انہوں نے نہایت محبت سے کھانا کھلایا اور ہمیشہ خوش آمدید کہا، جو ان کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر دلالت کرتا ہے۔

ایک مرتبہ بتایا کہ مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان مجھے یاد کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ یزدانی میاں! مجھے بریلی آکر مل جاؤ مگر ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے بریلی نہ جاسکا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔ یزدانی میاں کی شادی 1964ء میں عصمت شاہین بنتِ معین الدین احمد صدیقی [1] سے ہوئی۔ یہ رشتے میں یزدانی میاں کی خالہ زاد بہن

❶ معین الدین احمد صدیقی کا آبائی گھر بریلی شریف میں تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ کراچی آگئے تھے۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر 2019، ص66) ان کا ذکرِ خیر اہلیہ نعمانی میاں کے نانا کا تذکرہ کے تحت گزر چکا ہے۔ یہ قیامِ پاکستان کے بعد سکھر آئے، یہاں انہیں کلیم میں ایک بڑا گھر ملا جس میں یہ ایک عرصہ مقیم رہے۔ ان کا انتقال 1987 تا 1988ء میں کراچی میں ہوا۔ ان کے بیٹے ملیح الدین احمد صدیقی ہیں، جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

www.dawateislami.net

تھیں۔ اللہ پاک نے انہیں ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ اکلوتے بیٹے جواد رضا خاں کی پیدائش 1967ء میں ہوئی جو پاک فوج میں کرنل کے عہدے پر فائز رہ کر ریٹائرڈ ہوئے۔ جواد رضا کی شادی اپنی پھوپھی طیبہ فاطمہ کی بیٹی سنبل رضا سے ہوئی۔ ان کے بیٹے عمر رضا خاں اور بیٹی تنزیلہ خان ہیں۔

یزدانی میاں کی بیٹیوں میں سب سے بڑی صدف خان ہیں جن کی شادی فرحان احمد مسعود سے ہوئی۔ ان کے دو بیٹے علی، اسعد اور بیٹی انجلا ہیں۔ دوسری بیٹی ثمن خان ہیں جن کا عقدِ نکاح سید نعیم الدین سے ہوا۔ ان کے دو بیٹے سید حمزہ، سید مصطفی اور بیٹی سیدہ عنایہ ہیں۔ یزدانی صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی سارہ خان کی شادی سید راحیل حسین قریشی سے ہوئی، ان کے دو بیٹے سید جعفر اور سید شہیر ہیں۔

یزدانی میاں ریٹائرڈ ہونے کے بعد اپنے بیٹے جواد رضا خاں کے ہاں اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے۔ جولائی 2019ء میں اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کراچی آئے اور یہیں 10 ذیقعدہ 1440ھ مطابق 14 جولائی 2019ء کو بروز اتوار وفات پا گئے۔ نمازِ جنازہ نبیرۂ صدر الشریعہ و صاحبزادۂ محدثِ کبیر مولانا عطاء المصطفی قادری (1) نے پڑھائی۔ تدفین

---

1 نبیرۂ صدر الشریعہ، مفتی عطاء المصطفی اعظمی کی پیدائش 14 رجب 1384ھ مطابق 19 نومبر 1964ء کو محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفی اعظمی کے ہاں بمقام بڑا گاؤں، مدینۃ العلماء گھوسی، ضلع مؤ سابق اعظم گڑھ، اتر پردیش ہند میں ہوئی اور بحالتِ سفر عمرہ طائف، عرب شریف میں بوجۂ ایکسیڈنٹ 6 شوال المکرم 1445ھ مطابق 15 اپریل 2024ء کو شہادت پا گئے۔ تدفین حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) قبرستان، طائف میں کی گئی۔ آپ فاضلِ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، ہند مریدِ مفتیِ اعظم ہند، خلیفۂ تاج الشریعہ، مدرسِ جامعہ امجدیہ کراچی و دار العلوم صادق الاسلام،

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

والدۂ محترمہ کی تربت سے متصل جانبِ مشرق کی گئی۔[1]

(2) محمد رضا خان رضوانی میاں

صاحبزادۂ نعمانی میاں محمد رضا خان رضوانی میاں کی پیدائش 14 اگست 1947ء کو بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ نے ملک وبیرونِ ملک کئی کمپنیوں میں ملازمت کی اور آجکل بیماری کی وجہ سے گھر میں ہوتے ہیں۔ آپ کی شادی بنتِ عزیز بیگ سے ہوئی۔ آپ کے دو صاحبزادے فہد رضا خان، حسن رضا خان اور ایک بیٹی ہے۔ حسن رضا نے 24 محرم 1437ھ مطابق 7 نومبر 2015ء کو 24 سال کی عمر میں روڈ ڈکیتی میں گولی لگنے سے وفات پائی۔ انہیں نعمانی میاں کی تربت کے مغربی جانب دفن کیا گیا۔ فہد رضا خان کی شادی بنتِ عبد اللہ بیگ سے ہوئی۔ ان کے ایک بیٹے ارحم رضا خان اور دو بیٹیاں ہیں، جبکہ محمد رضا خان صاحب کی بیٹی کے دو بیٹے مصطفی خان، شاویز خان اور دو بیٹیاں ہیں۔[2]

(3) حُمید رضا خان نورانی میاں

صاحبزادۂ نعمانی میاں حُمید رضا خان نورانی میاں کی پیدائش 1950ء میں بریلی

لیاقت آباد، مفتی ورئیسِ امجدی دار الافتاء، 26 کتب ورسائل کے مصنف اور شیخ طریقت تھے۔
(تذکرۂ مفتی عطاء المصطفی اعظمی، مطبوعہ تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی ماخوذاً)

1 ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر 2019، ص 66، تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص 39، 40۔
یہ معلومات حضرت نعمانی میاں کے پڑپوتے کرنل (ر) جواد رضا خان صاحب نے دیں۔

2 یہ معلومات رضوانی میاں اور ان کے بیٹے فہد رضا خان نے اپنی رہائش گاہ کاخِ رضا فردوس کالونی کراچی میں 21 دسمبر 2025ء کو دیں، جب راقم الحروف محترمی سلمان گوگن عطاری اور کرنل (ر) جواد رضا خان کے ہمراہ ان سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے۔

www.dawateislami.net

شریف میں ہوئی۔ یہ اہلِ علم سے ہیں اور علمائے اہلِ سنت سے رابطے میں رہنے والے ہیں۔ ان کے دو صاحبزادے حسان رضا خان، ذیشان رضا خان اور دو بیٹیاں ہیں۔ یہ کافی عرصہ نیوزی لینڈ میں مقیم رہے اور اب سڈنی، آسٹریلیا میں ہوتے ہیں۔[1]

نعمانی میاں کے داماد

(1) انجینئر محمد صدیق مرحوم

محمد صدیق مرحوم کا نکاح نعمانی میاں کی بڑی صاحبزادی طیبہ فاطمہ سے ہوا۔ یہ پیشے کے اعتبار سے انجینئر تھے اور کافی عرصہ بیرونِ ملک مقیم رہے۔ ان کا انتقال 1995ء یا 1996 میں راولپنڈی میں ہوا اور وہیں تدفین کی گئی۔ ان کی فیملی اسلام آباد میں مقیم ہے۔ ان کی چار صاحبزادیاں ہیں۔ ان میں سے تین وجیہہ اقبال، سنبل رضا اور صانعہ آفتاب امریکہ اور ایک نادیہ شہزادیوکے میں مقیم ہیں۔

(2) مختار علی خان مرحوم

مختار علی خان مرحوم تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا سردار علی خان بریلوی ثم ملتانی کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نکاح نعمانی میاں کی صاحبزادی عترت بیگم سے ہوا۔ عترت بیگم 22 ربیع الاول 1426ھ مطابق یکم مئی 2005ء کو ملتان میں وفات پا گئیں۔ تدفین شاہ شمس قبرستان میں مولانا سردار علی خان کی تربت کے پاس کی گئی۔ مختار علی خان صاحب کا انتقال اسلام آباد میں 21 ربیع الآخر 1427ھ مطابق 20 مئی 2006ء بروز منگل کو ہوا اور گلشن کالونی ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی میں مدفون ہوئے۔ ان کے ایک بیٹے کرنل فواد علی خان

[1] یہ معلومات نورانی میاں کے بھتیجے کرنل (ر) جواد رضا خان صاحب نے دیں۔

www.dawateislami.net

صاحب اور تین بیٹیاں سطوت عاطف، صباحت مرزا اور شازیہ ارشد ہیں۔ فواد علی خان صاحب کے ایک بیٹے مصطفی علی خان ہیں۔[1]

(3) ملیح الدین احمد صدیقی

ملیح الدین احمد صدیقی نعمانی میاں کے صاحبزادے یزدانی میاں کے برادر نسبتی ہیں، یعنی صدیقی صاحب کی ہمشیرہ عصمت شاہین کی شادی یزدانی میاں سے اور یزدانی میاں کی ہمشیرہ صالحہ فاطمہ کی شادی صدیقی صاحب سے ہوئی۔ ان کے دو صاحبزادے بابر الدین احمد صدیقی، جہانزیب احمد الدین صدیقی اور تین صاحبزادیاں سبین، دانیہ اور سدرہ ہیں۔

(4) سید محمد اختر شاہ مرحوم

سید محمد اختر شاہ مرحوم کی شادی نعمانی میاں کی صاحبزادی شگفتہ فاطمہ سے ہوئی۔ یہ کراچی کی ایک اچھی فرم میں ملازمت کرتے تھے۔ ان کا انتقال 10 نومبر 2025ء میں ہوا ہے۔ ان کی تین صاحبزادیاں سیدہ قرۃ العین فاطمہ، سیدہ ذو القرنین فاطمہ، سیدہ صوبیہ فاطمہ اور چھ صاحبزادے ہیں۔ سید محمد شعیب علی شاہ، سید محمد ذوہیب علی شاہ، سید محمد ظفر علی شاہ، سید محمد لاریب علی شاہ، سید محمد مصعب علی شاہ، سید محب علی شاہ۔[2]

---

❶ یہ معلومات جواد رضا خان بن افتخار علی خان بن مولانا سردار علی خان نے مجھے ملتان میں دورانِ ملاقات دیں۔ اس پر ان کا شکر گزار ہوں۔

❷ یہ معلومات کرنل (ر) جواد رضا خان صاحب نے دیں۔

www.dawateislami.net

تعارفِ احاطۂ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی

(خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن، ضلع ناظم آباد، کراچی)

خاموش کالونی قبرستان[1] لیاقت آباد نمبر 9 چورنگی (ڈاکخانہ اسٹاپ) سے جانبِ مغرب تقریباً ایک کلومیٹر برلبِ سید الطاف حسین بریلوی سڑک واقع ہے۔ مذکورہ چورنگی سے جانبِ مغرب جائیں تو ایک کلومیٹر فاصلہ طے کرنے پر گجر نالا[2] آتا ہے، اسے پار کریں تو اس کے ساتھ بائیں جانب ایک راستہ ہے، اس راستے کے بعد برلب سڑک چند مکانات ہیں جن کے ساتھ ہی ایک اور چھوٹا سا راستہ ہے جو خاموش کالونی قبرستان جاتا ہے۔ اس میں داخل ہوں تو چند قبور کے بعد احاطے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے چار احاطے مشرق سے مغرب ایک ساتھ ہیں، تین کے دروازے ایک ساتھ اور چوتھا احاطہ جو قدرے بڑا ہے اس کا دروازہ قدرے آگے جانبِ مشرق ہے، اس میں اکبر آبادی خاندان کی قبور ہیں۔ اس کے بعد دو احاطے ہیں، دونوں کے دروازے ایک ساتھ ہیں، پہلا دروازہ مزاراتِ

---

❶ خاموش کالونی قبرستان کراچی کا ایک قدیم قبرستان ہے۔ یہ لیاقت آباد ٹاؤن، ضلع ناظم آباد (Nazimabad District)، کراچی، پاکستان میں واقع ہے۔ اس کے جانبِ شمال سید الطاف حسین بریلوی روڈ اور ناظم آباد نمبر 2، مشرق کی جانب گجر نالا، خاموش کالونی، لیاقت آباد سی اور بی ایریا اور جانبِ مغرب فردوس کالونی، ہاشمیہ و رضویہ کالونی اور گلبہار کے علاقے ہیں۔

❷ گجر نالا نیو کراچی سیکٹر 11 جے سے شروع ہوتا ہے اور گلبرگ، ایف بی ایریا، موسیٰ کالونی، ایف سی ایریا، ناظم آباد اور لیاقت آباد سے ہوتا ہوا لیاری ندی میں مل جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

خاندانِ اعلیٰ حضرت کے احاطے کا ہے۔[1] اس دروازے کے اندر داخل ہوکر تین قدم چلیں تو بائیں جانب خاندانِ اعلیٰ حضرت وغیرہ کی قبور ہیں۔ اس احاطے میں ایک لائن میں 4 اور دوسری میں 5 قبریں ہیں۔

پہلی لائن میں:

پہلی قبر حاجی محمد حنیف رضوی ولد ماسٹر فتح محمد رضوی۔

دوسری الحاج محمد شکیل قادری بن الحاج شفیع محمد قادری۔

تیسری اہلیہ ٔالحاج شفیع محمد قادری۔

اور چوتھی الحاج شفیع محمد قادری ولد حاجی غلام رسول غوث بابا کی قبر ہے۔

دوسری لائن میں:

پہلی قبر صاحبزادہ ٔنعمانی میاں مولانا حمید رضا خان یزدانی میاں۔

دوسری اہلیہ ٔنعمانی میاں سیدہ طاہرہ خاتون۔

تیسری ہمشیرہ ٔنعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم۔

چوتھی نبیرہ ٔاعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں۔

اور پانچویں نبیرہ ٔنعمانی میاں حسن رضا بن محمد رضا خان رضوانی میاں کی ہے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

---

[1] ان دو احاطوں سے متصل تیسرا احاطہ سلسلہ قادریہ چشتیہ قلندریہ کے بزرگوں حضرت بابا میر کبیر احمد خان بنگش قادری بن فیض اللہ خان بنگش، خلیل احمد خان بنگش، علی حیدر قادری قلندری اور ان کے خاندان کی قبور کا ہے۔

www.dawateislami.net

اس احاطے میں مدفون حضرات وخواتین کی سنِ وفات کے مطابق ترتیب یہ ہے:

(1)نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا نعمانی میاں(وفات: 16ذیقعدہ 1375ھ / 26جون 1956ء)

(2)ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم (وفات:1388ھ / 1969ء)

(3)اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ خاتون(وفات:2محرم 1409ھ / 16،اگست 1988ء)

(4)محسنِ نعمانی میاں حاجی شفیع محمد قادری(وفات:یکم ذیقعدہ 1425ھ / 12جنوری 2005ء)

(5)اہلیۂ حاجی شفیع محمد قادری حجن بتول بائی(وفات:30شوال 1335ھ / 17،اگست 2014ء)

(6)نبیرۂ نعمانی میاں حسن رضاخان ولد محمد رضاخان(24محرم 1437ھ / 7نومبر 2015ء)

(7)صاحبزادۂ حاجی شفیع محمد الحاج محمد شکیل قادری(18ذوالحجہ 1438ھ / 31،اگست 2017)

(8)سمدھیِ حاجی شفیع محمد حاجی محمد حنیف رضوی(14ربیع الاول 1439ھ / 2دسمبر 2017ء)

(9)صاحبزادۂ نعمانی میاں حمید رضاخان یزدانی میاں(10ذیقعدہ 1440ھ /14جولائی 2019ء)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا نعمانی میاں، اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ خاتون، صاحبزادۂ نعمانی میاں حمید رضا خان یزدانی میاں اور نبیرۂ نعمانی میاں حسن رضا خان ولد محمد رضاخان کا تعارف گزر چکا ہے۔ بقیہ کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

(1)ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم

مولانا حماد رضاخان نعمانی میاں کی چار بہنیں تھیں، ان میں سے ایک کنیز صغریٰ بیگم ہیں، جن کا نکاح اپنی خالہ کنیز فاطمہ[1] کے بیٹے...

[1] محترمہ کنیز فاطمہ کے والد حاجی وارث علی خان اور والدہ حجاب بیگم (ہمشیرۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان)

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

مفتی تقدس علی خان[1] سے ہوا۔

انہوں نے مفتی صاحب کے ساتھ ایک عرصہ بریلی میں گزارا۔ گردشِ ایام کی وجہ سے تقریباً محرم الحرام 1371ھ مطابق اکتوبر 1951ء میں مفتی صاحب نے بریلی، ہند سے پاکستان ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تو یہ بھی ان کے ساتھ ہجرت میں شامل ہو گئیں۔ کچھ عرصہ کراچی میں رہ کر تقریباً ربیع الآخر 1371ھ مطابق جنوری 1952ء کو مفتی صاحب کے ساتھ پیر جو گوٹھ کا سفر کیا اور مستقل وہیں مقیم ہو گئیں۔ ان کے چار بیٹے:

(1) مصدق علی خان (2) حاجی محمد اختر حامد خان (1364ھ تا 1384ھ، بیس سال کی عمر میں وصال فرماگئے۔) (3) اعزاز ولی خان (4) منور علی خان (1365ھ تا 1367ھ)

اور چار بیٹیاں: (1) حلیمہ بی بی (1362ھ تا 1364ھ) (2) کنیز ریحانہ (3) کنیز عذرہ (4) کنیز فاطمہ تھیں۔

ایک کے علاوہ تمام اولاد کا انتقال بچپن یا لڑکپن میں ہوا۔ یہ صابرہ و شاکرہ رہیں۔ مفتی صاحب پہلے اپنے مادرِ علمی دار العلوم منظرِ اسلام میں تدریس اور انتظامی امور میں فعال رہے اور ہجرت کے بعد جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ پاکستان[2] میں تدریس

ہیں۔ محترمہ کنیز فاطمہ کی پیدائش 1297ھ مطابق 1880ء کو بریلی میں ہوئی اور وصال 1377ھ / 1957ء کو پیر جو گوٹھ، خیر پور میرس سندھ پاکستان میں ہوا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص17... مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، ص3)

1. مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔
2. جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس، سندھ پاکستان میں واقع ہے۔ یہ اہلِ سنت و جماعت کا شمالی سندھ کا بڑا دینی مدرسہ ہے۔ سلسلہ قادریہ راشدیہ کے عظیم بزرگ حضرت سید محمد راشد شاہ روزہ دھنی

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

کرنے لگے۔ انہوں نے مفتی صاحب کی گھریلو زندگی اور علمی خدمات میں بھرپور معاونت فرمائی۔ ہجرت سے پہلے مفتی صاحب کو مالی طور پر جو وسعت حاصل تھی وہ ہجرت کے بعد نہ رہی، اس کے باوجود انہوں نے توکل علی اللہ زندگی گزاری۔ ان کا وصال 1388ھ مطابق 1969ء کو کراچی میں ہوا جبکہ تدفین فردوس کالونی کراچی کے قبرستان میں اپنے بھائی مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں کی قبر سے متصل جانبِ مشرق ہوئی۔(1)

(2) محسنِ خاندانِ حمادیہ حاجی شفیع محمد قادری

مجازِ سلسلۂ قادریہ، رضویہ، تقدسیہ الحاج شفیع محمد قادری نیک وصالح تاجر، محبِّ علم و علما، پابندِ شریعت وطریقت، نفسِ مطمئنہ کے مالک، ہر طرح کے حالات میں صابر و شاکر، معاون و محسنِ خاندانِ حمادیہ اور ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانیان و عہدہ داران اور مالی معاونت کرنے والوں میں سے تھے۔

پیدائش و خاندان

حاجی شفیع محمد قادری کی ولادت 17 ذوالحجہ 1344ھ مطابق 28 جون 1926ء کو چتوڑ گڑھ، راجستھان، ہند کے تاجر دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والدِ گرامی حاجی غلام

رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا آغاز تخمیناً 1195ھ مطابق 1781ء میں کیا۔ 9 شعبان 1371ھ مطابق 4 مئی 1952ء کو اس کی نشاۃِ ثانیہ ہوئی۔ اس کے پہلے شیخ الجامعہ مفتی تقدس علی خان، شیخ الحدیث مفتی صاحبداد خان صاحب اور مہتمم رئیس الافاضل حضرت مولانا محمد صالح مہر قادری رحمۃ اللہ علیہم مقرر ہوئے۔ اس سے ہزاروں علما فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور اس کی ذیلی شاخیں تین سو سے زائد ہیں جن میں سے دو سو درسِ نظامی اور سو حفظِ قرآن کی ہیں۔ (انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص146، 369، 735)

(1) مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، ص6

www.dawateislami.net

رسول غوث باباچتوڑ گڑھ کے صاحبِ ثروت تاجر اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کے مرید باصفا تھے۔ آپ مرشد سے بہت محبت فرمایا کرتے اور ان کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔ آپ نے 1949ء میں چتوڑ گڑھ سے کراچی ہجرت کی اور چتوڑ گڑھ کی طرح یہاں بھی تجارت شروع کی۔ آپ کا شمار اہلِ ثروت میں ہوتا تھا۔ کراچی میں ہی وفات پائی اور میوہ شاہ قبرستان میں تدفین کی گئی۔[1]

تعلیم وتربیت اور تجارت وہجرت

حاجی شفیع محمد قادری نے ابتدائی تعلیم چتوڑ گڑھ میں حاصل کی اور والدِ گرامی کے ساتھ تجارت میں مصروف ہوگئے۔ 6 رجب 1376ھ مطابق 6 فروری 1957ء کو حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب سے بیعت کا شرف پایا۔ آپ نے والدین کے ہمراہ 1949ء میں پاکستان ہجرت کی اور کراچی میں رہائش پذیر ہوئے۔[2]

مکتبۃ المکتبہ کراچی کا آغاز

پاکستان میں آپ نے آبائی پیشہ تجارت میں ترقی کی اور جلد ہی مالی طور پر مضبوط ہو گئے۔ دار العلوم امجدیہ کراچی کا آغاز ہوا تو آپ نے اس میں کچھ کتب پڑھیں۔ آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور دیگر علمائے اہلِ سنت کی کتب کا مطالعہ کرنے کا کافی شوق تھا۔ علمائے اہلِ سنت کی کتب کی اشاعت میں کمزوری دیکھتے تو ان کا دل کڑھتا، چنانچہ آپ نے 1956ء میں مکتبۃ المکتبہ کے نام سے ایک اشاعتی دینی ادارہ بنایا۔ اس سے مختلف

---

1. تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص158
2. تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص158

www.dawateislami.net

علمائے اہلِ سنت کی تقریباً 20 کتب شائع کروائیں۔ یہ ادارہ 1958 تک فعال رہا۔ اسی سے اعلیٰ حضرت امام رضا خان کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب الدولۃ المکیۃ مع تقریظات شائع ہوئی۔[1] جیسا کہ تاریخ الدولۃ المکیۃ میں ہے: 1374ھ مطابق 1955ء میں مکتبۃ المکتبہ اندرون کھٹاؤ مارکیٹ، نیو نہام روڈ کراچی نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی سے دولۃ مکیہ دو ہزار کی تعداد میں طبع کرائی۔ یہی دولۃ مکیہ کا دنیا بھر میں پہلا اہم ایڈیشن ہے۔ (اس ادارے کے مہتمم) مولانا شفیع محمد عالم فاضل، تاجر، مولانا حامد رضا خان بریلوی کے مرید ہیں۔[2] حاجی شفیع صاحب 1958ء میں کاروباری مصروفیات کی وجہ سے فیصل آباد، پنجاب منتقل ہوگئے مگر 1960ء میں دوبارہ کراچی آگئے۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

1980ء میں امام احمد رضا، فکرِ رضا کا تعارف اور مسلکِ رضا کو عام کرنے کے لئے کتب کی اشاعت اور کانفرنس وغیرہ کروانے کے لئے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ اس کے بانی رکن اور مالی طور پر بھرپور معاونت کرنے والوں سے تھے۔ 1987ء تا 12 جنوری 2005ء تک آپ ادارہ کے نائب صدرِ اول بھی رہے۔ یہ ادارے میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند تھے۔ 1986ء میں ادارے نے برنس روڈ میں دفتر کے لئے فلیٹ خریدا تو اس میں ایک خطیر رقم آپ نے پیش کی۔

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: آپ نے ادارے سے جس طرح مالی تعاون فرمایا

1. ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، فروری 2005ء، ص 7
2. تاریخ الدولۃ المکیہ، ص 89، 90 اختصاراً

www.dawateislami.net

ہے، اگر آپ اس طرح مالی تعاون نہ فرماتے تو شاید آج یہ ادارہ اپنے پیروں پر اس طرح کھڑا نہ ہوتا۔ مزید تحریر فرماتے ہیں: آپ کا ایک خاص وصف جو ادارے کے لوگوں کے ساتھ مشفقانہ تھا، ہر سال سالانہ کانفرنس کے موقع پر آخری ہفتہ ہم سب کا بہت مصروف گزرتا اور رات کو اکثر ادارے میں دیر ہو جاتی۔ شفیع بھائی جب تک صحت مند رہے اور غالباً 1998ء تک مجھے یاد ہے کہ ایک ہفتہ روزانہ، رات کا کھانا مغرب کے وقت، ایک بڑا ٹفن بھر کر لاتے، ہم سب اس کھانے سے محظوظ ہوتے اور ان کو دعائیں دیتے۔ (1)

اس ادارے کے علاوہ آپ دیگر سنی تنظیموں، مدارس اور مساجد کی مالی معاونت بھی فرمایا کرتے تھے۔ دار العلوم امجدیہ کی نئی عمارت کی تعمیر، یہاں ہونے والے ہر سال عرسِ اعلیٰ حضرت کی تقریب وغیرہ کے لئے دل کھول کر عطیات دیا کرتے تھے۔ آپ کئی طلبۂ علمِ دین کے تعلیمی اخراجات بھی پورا کیا کرتے تھے۔ (2)

سلسلۂ قادریہ تقدسیہ کی خلافت

حاجی شفیع صاحب کو مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی بہت صحبت نصیب رہی۔ آپ نے اپنے تمام بچوں کو مفتی صاحب سے بیعت کروایا۔ آپ ان کی خدمت کو اپنی خوش نصیبی جانتے۔ مفتی صاحب نے آپ کو 1407ھ مطابق 1987ء کے حج میں سلسلۂ قادریہ، رضویہ، حامدیہ اور دیگر سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

آپ فنا فی الشیخ تھے۔ اپنے گھر میں 1987 تا 2002ء تک ہر 17 رمضان کو اپنے

---

(1) تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص158، 159

(2) تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص164

www.dawateislami.net

مرشد حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کا عرس منایا کرتے اور دعوتِ افطار کا اہتمام کرتے، جس میں کراچی کے ممتاز علما شرکت کیا کرتے تھے۔ اپنے پیر و مرشد مولانا حامد رضا اور مفتی صاحب کے انتقال کے بعد ان کا عرس بھی ہر سال اپنے درِ دولت پر منایا کرتے تھے۔ آپ کو کراچی میں میزبانِ خاندانِ اعلیٰ حضرت بننے کا شرف حاصل رہتا تھا۔

بریلی شریف اور خانقاہ سے تعلق رکھنے والا کوئی عالمِ دین ایسا نہ ہوگا جس نے آپ کے گھر قیام نہ کیا ہو یا کھانا نہ کھایا ہو۔ آپ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے بہت پابند تھے۔ آپ کے نزدیک کسی کے ساتھ تعلقات رکھنے یا نہ رکھنے کا معیار بھی مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی تھا۔ آپ نمازِ جمعہ دار العلوم امجدیہ یا جامع مسجد فاروقِ اعظم ایف بی ایریا یا کھوڑی گارڈن میں ادا کیا کرتے تھے۔ (1)

وفات و تدفین

حاجی شفیع محمد قادری 1996ء سے بیمار رہنے لگے، اولاً پیشاب اور پھر دل کا عارضہ ہو گیا۔ آپ نے زندگی کے آخری سات آٹھ سال زیادہ تر گھر میں گزارے۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مطابق فعال زندگی گزار کر اس صوفی باصفا نے یکم ذیقعدہ 1425ھ مطابق 12 جنوری 2005ء کو بروز بدھ بوقتِ فجر ساڑھے چھ بجے وصال فرمایا۔

حسبِ وصیت علامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد حمزہ سے متصل نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کو خاموش کالونی میں اپنے مرشد زادے، صاحبزادۂ حجۃ الاسلام مولانا حماد رضا نعمانی میاں کے سرہانے کی جانب دفن کیا گیا، جو آپ کے لئے بہت بڑا

(1) تذکرۂ اراکینِ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص160، 161...ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، فروری 2005ء، ص7

www.dawateislami.net

اعزاز ہے۔ آپ کا ختم چہلم 11 محرم 1426ھ مطابق 21 فروری 2005ء کو آپ کی قادری منزل میں ہوا، جس میں عزیز و اقارب کے ساتھ کثیر علمانے شرکت فرمائی۔ (1)

(3) اہلیہ ٔالحاج شفیع محمد قادری

اہلیہ ٔحاجی شفیع محمد قادری حجن بتول بائی بنتِ حبیب جی کے آباؤاجداد چتوڑ گڑھ کے رہنے والے تھے۔ آپ کی شادی حاجی شفیع محمد قادری صاحب سے تقریباً 1946ء میں ہوئی۔ آپ کے ہاں گیارہ بیٹیاں اور تین بیٹے محمد اقبال قادری، محمد شکیل قادری اور محمد نعیم قادری کی پیدائش ہوئی۔ آپ اور آپ کے تمام بچے مفتی تقدس علی خان قادری، رضوی، حامدی کے مرید تھے۔ آپ حاجی شفیع محمد قادری صاحب کے دینی کاموں میں بھرپور معاونت کرتیں اور گھر میں آنے والے علما و مشائخ کی ضیافت کرنے کو اپنی سعادت جانتیں۔ حاجی شفیع محمد قادری صاحب زندگی کے آخری سات آٹھ سال بیمار رہے تو آپ نے ان کی خوب خدمت و تیمار داری کی۔ آپ کا انتقال 30 شوال 1335ھ مطابق 17 اگست 2014ء کو ہوا۔ تدفین حاجی شفیع محمد قادری کی تربت سے متصل کی گئی۔ (2)

(4) الحاج محمد شکیل قادری

الحاج محمد شکیل قادری الحاج شفیع محمد قادری کے بیٹے اور تاجر تھے۔ آپ اپنے والدِ

---

(1) تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص162، 163

ان میں سے کئی معلومات ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر 19 دسمبر 2025ء کو دیں، جب راقم الحروف محترمی سلمان گوگن عطاری اور کرنل (ر) جواد رضا خان کے ہمراہ ان سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے۔

(2) تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص159، 160

www.dawateislami.net

گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے علماو مشائخ سے رابطے میں رہتے اور علماو مشائخ، مساجد و مدارس کی مالی معاونت کرتے رہتے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد آپ کو 2005ء میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا ممبر بنایا گیا۔ آپ کا وصال 18 ذوالحجہ 1438ھ مطابق 31 اگست 2017ء کو کراچی میں ہوا۔ تدفین والدۂ محترمہ کی قبر سے جانبِ مشرق کی گئی۔[1]

(5) محترم محمد حنیف رضوی

حاجی محمد حنیف رضوی نیک و صالح تاجر اور دینی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ مفتی تقدس علی خان کے مریدِ باصفا اور الحاج شفیع محمد قادری کے داماد تھے۔

پیدائش و خاندان

حاجی محمد حنیف رضوی کی پیدائش 1958ء کو کراچی کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: محترم محمد حنیف رضوی بن ماسٹر حاجی فتح محمد رضوی حامدی بن حاجی جمال الدین چتوڑ گڑھی۔

آپ کے والدِ گرامی حاجی فتح محمد رضوی، حامدی کی پیدائش 1938ء کو چتوڑ گڑھ، راجستھان، ہند کے دینی گھرانے میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد والد حاجی جمال الدین کے ساتھ کاروبار کرنے لگے۔ 1955ء میں والدین کے ساتھ کراچی آ گئے۔ کاروبار کے ساتھ علمائے اہلِ سنت کی صحبت میں رہتے۔ مسلکِ اہلِ سنت کے فروغ، دینی، فلاحی اور علمی کاموں میں اپنی استعداد کے مطابق حصہ لیتے تھے۔

---

1 تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص 7، کتبہ تربت

www.dawateislami.net

حاجی فتح محمد رضوی نے 1990 اور 1992ء میں دو حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی شادی صغریٰ بیگم (وفات:2003ء) سے ہوئی جو نیک نمازی اور تلاوتِ قرآن کرنے والی خاتون اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے بیعت تھیں۔ ان کے تین صاحبزادے محمد شریف قادری، محمد اقبال قادری اور محمد حنیف قادری، رضوی اور دو بیٹیاں ہیں، یہ سب مفتی تقدس علی خان سے بیعت ہیں۔ ان کے دو بیٹوں کی شادی 1986ء میں الحاج شفیع محمد قادری کی بیٹیوں سے ہوئی۔ اس طرح یہ حاجی صاحب کے سمدھی بن گئے۔ یہ اپنے گھر میں ہر سال 6 رمضان کو مرحوم والدین کی سالانہ فاتحہ کروایا کرتے تھے۔ یہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی رکن و معاون بھی تھے۔ انہیں 1412ھ مطابق 1992ء میں ادارے کا نائب صدر بنایا گیا۔ یہ 14 ماہ اس منصب پر فائزرہ کر 19 شعبان 1413ھ مطابق 12 فروری 1993ء کو وفات پاگئے۔ تدفین میوہ شاہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔[1]

تعلیم و تربیت اور تجارت و شادی

حاجی محمد حنیف رضوی صاحب نے مقامی علما و اساتذہ سے دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ مل کر کاروبار کرنے لگے۔ آپ کی شادی الحاج شفیع محمد قادری کی بیٹی فہمیدہ بانو سے ہوئی اور نکاح مرشدِ کریم مفتی تقدس علی خان صاحب نے پڑھایا۔ آپ کی پانچ بیٹیاں ہیں۔

دینی خدمات

حاجی محمد حنیف رضوی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے پابند تھے۔ آپ نے 1997ء میں

[1] تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص170، 171

www.dawateislami.net

عمرہ اور بعد میں حج کرنے کی سعادت پائی۔ آپ والد صاحب کی طرح ہر سال 6 رمضان کو خاندان کے مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کرتے تھے۔

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: (آپ) ہر سال 6 رمضان المبارک کو بڑے افطار کا اہتمام کرتے جس میں احقر بھی برابر حاضر ہوتا۔ آپ کے والد اس فقیر پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور اکثر اپنے گھر کی محافل میں نماز کے وقت فقیر کو آگے کر دیتے حالانکہ خود نماز پڑھانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ (1)

والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کو ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی مجلسِ عاملہ کا رکن بنایا گیا۔ آپ خود بھی ادارے کے ساتھ مالی تعاون کرتے اور دیگر عاشقانِ رسول کو بھی اس کی ترغیب دلاتے۔

وفات و تدفین

حاجی محمد حنیف رضوی پر 2002ء میں فالج کا اٹیک ہوا اور صحت یاب ہوئے۔ آپ کا وصال 14 ربیع الاول 1439ھ مطابق 2 دسمبر 2017ء میں ہوا اور برادرِ نسبتی الحاج محمد شکیل قادری کی تربت سے متصل جانبِ مشرق تدفین کی گئی۔ (2)

---

❶ تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص 97

❷ تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، ص 170، 171

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی 2008ء

الاعلام للزرکلی، خیر الدین زرکلی، م1396ھ، دار العلم للملایین بیروت 2002ء

اعلام من ارض النبوۃ، شریف انس یعقوب کتبی حسنی، م 1437ھ، خزانۃ الکتبیۃ الحسنیہ خاصہ مدینہ منورہ 1437ھ

انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، صاحبزادہ سید زین العابدین شاہ راشدی، زاویہ پبلشرز لاہور 1426ھ

برہانِ ملت کی حیات و خدمات، مولانا عبد الوحید مصباحی، رضا پرنٹرز، پاکستان چوک کراچی 2011ء

تاریخ الدولۃ المکیہ، عبد الحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال 2006ء

تاریخِ خاندانِ برکات، مولانا اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی، برکاتی پبلشرز کراچی 1987ء

تجلیاتِ تاج الشریعہ، مولانا الحاج شاہد القادری، رضا اکیڈمی ممبئی 2009ء

تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، مولانا الحاج محمد شاہد القادری، امام احمد رضا سوسائٹی، کلکتہ، بنگال، ہند 1438ھ

تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثم ملتانی، مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی، ویب سائٹ دعوتِ اسلامی 2021ء

تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی 2005ء

تذکرۂ جمیل، مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی، مکتبہ برکات المدینہ کراچی 1433ھ

تذکرۂ علمائے ہند، مولانا عبد الشکور رحمن علی، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی 2003ء

تذکرۂ کاملان رامپور، حافظ احمد علی خاں شوق، م 1933ء، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ہند 1986ء

تذکرۂ محدث سورتی، خواجہ رضی حیدر، رضا اکیڈمی ممبئی 2012ء

www.dawateislami.net

- تذکرۂ مفتی عطاء المصطفی اعظمی، علامہ مولانا عامر امجدی صاحب، مطبوعہ تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی 2024ء
- تذکرۂ مفتی عطاء المصطفی اعظمی، مولانا عامر امجدی، تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی 1445ھ
- تذکرۂ مولانا سید وزارت رسول قادری، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، م 1441ھ، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی 2001ء
- تذکرۂ نعت گویان بریلی، ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب، اردو اکادمی 1986ء
- جمہرۃ اعلام الازہر، اسامہ سید محمود الازہری، م 1440ھ، مکتبۃ الاسکندریہ، مصر 2019ء
- جہانِ حجۃ الاسلام، مفتی عابد حسین رضوی، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، یوپی، ہند 2018ء
- جہانِ ریحان، ڈاکٹر مولانا محمد اعجاز انجم لطیفی، جامعہ منظرِ اسلام، بریلی، ہند 2011ء
- جہانِ مفتی اعظم، مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا عبد المبین نعمانی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی، شبیر برادرز 2007ء
- الجواھر الحسان، شیخ زکریا بن عبد اللہ بیلا، م 1413ھ، مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی 1427ھ
- حجۃ الاسلام، ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، ادارہ سنی دنیا رضا نگر، سوداگران بریلی، یوپی، ہند 1988ء
- حیاتِ اعلیٰ حضرت، مولانا ظفر الدین بہاری، م 1382ھ، مکتبہ رضویہ کراچی
- حیات مفسرِ اعظم، مفتی عبد الواجد قادری صاحبِ فتاوی یورپ، م 1439ھ، القرآن اسلامک فونڈیشن نیدر لینڈ 2003ء
- حیاتِ ملک العلماء، پروفیسر مختار الدین آرزدہ، م 2010ء، ادارۂ نعمانیہ لاہور 1993ء
- خورشید منیر، حیات علامہ ظہور الحسین رامپوری، مولانا سید شاہد علی رضوی، جمالی، ازہری، دار الاشاعت رامپور، یوپی، ہند 1420ھ
- سالنامہ تجلیات رضا، صدر العلماء محدث بریلوی نمبر، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی، یوپی، ہند 2008ء
- سہ ماہی رضا بک ریویو، پٹنہ، ہند، حجۃ الاسلام نمبر، القلم فاؤنڈیشن سلطان گنج پٹنہ، ہند 2017ء
- سیرتِ اعلیٰ حضرت از علامہ حسنین رضا خان، امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی، ہند 2012ء
- سیرت صدر الشریعہ، حافظ محمد عطاء الرحمن قادری، رضوی، مکتبہ اعلیٰ حضرت 2002ء
- فتاویٰ حامدیہ، مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی، زاویہ پبلشرز لاہور 2004ء

www.dawateislami.net

- فقہائے ہند، محمد اسحاق بھٹی، دار النوادر لاہور 2013ء
- فیض الملک الوہاب المتعالی، شیخ عبد الستار دہلوی مہاجر، مکی، م 1355ھ، المکتبۃ الاسدیہ، مکہ مکرمہ 1430ھ
- ماہنامہ پیغامِ شریعت دہلی، اگست وستمبر 2017ء
- ماہنامہ کنز الایمان دہلی، تاج الشریعہ نمبر، ستمبر 2018ء
- ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، صد سالہ جشن دار العلوم منظرِ اسلام بریلی نمبر، جولائی تا ستمبر 2001ء
- ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، صد سالہ جشن دار العلوم منظرِ اسلام بریلی نمبر، جولائی تا ستمبر 2001ء
- ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، فروری 2005ء
- ماہنامہ معارفِ رضا، سلور جوبلی سالنامہ نمبر 2005ء
- معارف رئیس الاتقیاء، مولانا محمد حنیف خاں رضوی، انجمن عاشقان رسول، بریلی 1999ء
- مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، مولانا محمد شہاب الدین رضوی، رضا اکیڈمی ممبئی، ہند 1990ء
- مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی، ویب سائٹ دعوتِ اسلامی، 2021ء
- مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی، مولانا پیر محمود احمد قادری، مکتبہ نبویہ لاہور 2001ء
- ممتاز علمائے فرنگی محلی، مولانا یسین اختر مصباحی، مکتبہ ایوبیہ، کوشی نگر، یوپی، ہند 1438ھ
- نظم الدرر مع نثر الدرر، شیخ عبد اللہ بن محمد غازی مکی، م 1365ھ، المکتبۃ الاسدیہ، مکہ مکرمہ 1435ھ
- نفحۃ الرحمن فی بعض الشیخ السید احمد بن السید زینی دحلان، شیخ ابو بکر شطاد میاطی، شافعی، م 1310ھ، مکتبۃ ابن حر جو جاوی، انڈونیشیا 1437ھ

www.dawateislami.net

سیرتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے
مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے ماہنامہ فیضان مدینہ کا خصوصی شمارہ

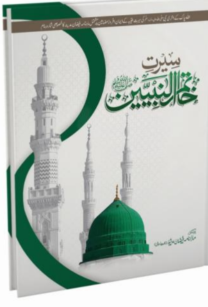

آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے۔